جلد ۸ | ۱۲ امان ۱۳۳۸ھش ۲ر رمضان المبارک ۱۳۷۸ھ ۱۲ر مارچ ۱۹۵۹ء نمبر ۱۱

روزہ ــــــ ہمدردیٔ خلق کی عظیم الشان تعلیم

از مکرم چوہدری فیض احمد صاحب گجراتی معاون ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

اسلامی روزے کی فلاسفی بیان کرتے ہوئے عام طور پر یہ دلیل دی جاتی ہے کہ اس کے ذریعہ سے ان غرباء کی حالت کا اندازہ ہو جاتا ہے جو اپنی غربت کی وجہ سے اپنے لئے قوتِ لا یموت مہیا نہ کر سکنے کے نتیجہ میں بھوک اور فاقوں سے دوچار ہو کر ناقابل برداشت تکالیف میں مبتلا ہوتے ہیں جہاں تک اس فلسفہ اور اس کے ماتحت مندرجہ بالا دلیل کا تعلق ہے یہ حقیقت اپنی جگہ پر مسلم ہے۔ اور یہ یقین کر لینے میں کوئی تامل نہیں ہونا چاہیئے ایک مسلمان روزہ رکھ کر اور پو پھٹنے سے سورج غروب ہونے تک رضا کارانہ طور پر اپنے اوپر بھوک وارد کر کے اس حق الیقین کو پہنچ جاتا ہے کہ اگر کوئی غریب فاقوں سے دوچار ہو تو اس کی کیا حالت ہوگی اور اس کے نتیجہ میں اس مسلمان کے دل میں بھوکوں پیاسوں اور غریبوں کے لئے ہمدردی کے جذبات پیدا ہو جائیں گے

لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اسلام روزے کے ذریعے صرف یہی نہیں سکھلانا چاہتا کہ تم خود بھوکے رہ کر بھوکوں کی مشکلات کا احساس کرو۔ اور اگر صرف اسی دلیل پر اکتفا کر لیا جائے تو میرے نزدیک یہ ایک تحدید ہو گی۔ ایسی تحدید جس نے تمام وسعتوں کو چھین لیا ہو۔

جہاں تک ”رمضان“ کے لغوی معنوں کا تعلق ہے۔ رمضان کے مادہ ”رمض“ کی تفسیر یہی ہے کہ انسان اپنی فطری کمزوریوں کو ایک دہکتی ہوئی آگ میں جلا کر راکھ کر دے۔ اور اس پورے مہینہ میں اپنے تمام تر جذبات و احساسات کو یکسر احکام ربانی کی تحویل دے دے تا وہ حقیقی معنوں میں عبد کہلا سکے۔

لیکن جہاں تک ایک مسلمان کے اپنے گناہوں اور گناہوں کی تخلیق کرنے والی فطری کمزوریوں یا بہیمانہ قوتوں کے استیصال کا تعلق ہے۔ اس کے لئے یہ ضروری نہیں تھا کہ صرف رمضان کا مہینہ مقرر کیا جائے اور باقی گیارہ مہینوں میں یہ روحانی تگ و تاز ترک کر دی جائے۔ اسلامی عبادات میں سے نماز ایک ایسا رکن ہے جو اپنے غیر منقطع دوام کی وجہ سے ایک استمرار کا تقاضا کرتا ہے۔ اور اس میں ایسا تکرار ہے کہ دن رات کے ۲۴ گھنٹوں میں کائنات پر وارد ہونے والے پانچ آسمانی تغیرات کے وقت اس کے ادا کرنے کا حکم ہے۔ اور روزانہ پانچ وقت نماز کا تاکیدی حکم انسانی فطرت کی اس کمزوری کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ یہ جلد اپنے فرائض کو بھلا دیتا ہے۔ اور آفرینندہ سے غافل ہو جاتا ہے۔!

مگر اس کے مقابلہ میں رمضان سال بھر میں صرف ایک ماہ ہوتا ہے۔ اور گو اس مہینہ میں سنت کے طور پر بعض دیگر عبادات بھی ہیں۔ لیکن جو چیز فرض قرار دی گئی ہے وہ صرف روزہ ہے۔ تراویح بھی صرف سنت کے طور پر ادا کرنا پڑتی ہیں۔ اور سنت بھی ایسی جس کی نشاندہی حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ تک جاتی ہے۔ رمضان میں تراویح اور نوافل کے متواتر ایک ماہ تک ادا کرنے کا ایک روحانی فائدہ یہ بھی بتایا جاتا ہے۔ کہ اس تواتر کے نتیجہ میں ایک مسلمان نفلی قسم کی عبادات کا عادی بن جاتا ہے۔ یہ دلیل بھی تسلیم کرنے کے قابل ہے۔

لیکن اس کا نتیجہ تو یہ نکلا کہ رمضان ہمیں صرف دو باتیں سکھلاتا ہے۔ اوّل یہ کہ مسلمان روزہ رکھ کر اس کے نتیجہ میں بھوکوں اور فاقہ زدوں کی تکلیف کا صحیح احساس اپنے اندر پیدا کر سکیں۔ اور دوم یہ کہ متواتر ایک ماہ تک نوافل پڑھنے کے نتیجہ میں اُن کے اندر عبادت کی عادت پیدا ہو جائے۔

لیکن یہ بھی تو ایک تحدید ہے۔ اس لئے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ اس کارگاہ حیات میں صرف بھوک ہی ایسی تکلیف نہیں جس کا روزے کے ذریعہ صحیح احساس دلائے بغیر ایک مسلمان حقیقی معنوں میں مسلمان نہیں بن سکتا تھا۔ اگر ہم تکالیف اور دکھوں کا شمار کرنے لگیں تو شاید ہم ان کی فہرست مرتب نہ کر سکیں۔ دنیا میں ہزاروں لاکھوں قسم کی تکالیف ہیں اور مختلف ممالک میں بسنے والوں کی تکالیف مختلف ہوتی ہیں۔ بعض بیماریاں ایسی ہوتی ہیں جو بعض خاص ممالک سے مختص ہوتی ہیں۔ بعض بیماریاں یورپ میں ایسی ہیں جو ایشیا میں نہیں ہیں۔ اور بعض بیماریاں ایشیا میں ایسی ہیں جو مشرق بعید میں نہیں ہیں۔ اور پھر بیماریاں ہی تکلیف کا باعث نہیں۔ کئی حوادث اور صدمات ایسے ہوتے ہیں جو انسان پر گہرا اثر چھوڑ جاتے ہیں۔ بعض عوارض ایسے ہوتے ہیں جو قبر تک ساتھ جاتے ہیں۔ تو کیں نتیجہ پھر کیا یہ سمجھا جائے کہ اسلام ہمیں دنیا کی ہزار ہا قسم کی تکالیف میں سے اپنے اجتماعی معاشرہ کی صرف ایک تکلیف کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہے۔ بالیقین ایسا سمجھنا غلط ہوگا۔ اس لئے کہ اسلام کی تعلیمات پر نظر غائر ڈالنے سے ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ وہ ہمیں اجتماعی زندگی میں اس قسم کی رواداری اور امن اور صلح کا سبق دیتا ہے۔ کہ اگر ہم اس پر درست طور پر عمل پیرا ہو جائیں۔ تو ہم اپنے گرد و پیش کو امن کا گہوارہ بنا سکتے ہیں پھر اسلام جو رواداری اور امن و صلح کے نہایت شیریں پیالے ہمارے ہونٹوں سے لگاتا ہے۔ اس کے متعلق یہ خیال کرنا کہ اس نے دنیا کی ہزار ہا قسم کی تکالیف کو نظر انداز کر کے صرف ”بھوک“ کا احساس دلایا ہے قطعاً درست نہیں ہو سکتا۔

یہاں یہ سوال پیدا ہونا لازمی ہے کہ جب رمضان میں صرف روزے کو ہی فرض قرار دیا گیا ہے۔ اور اس میں طبعی طور پر صبح سے شام تک اپنے اوپر بھوک

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۰ر مارچ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت سے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی بذریعہ تار اطلاع فرماتے ہیں کہ:-

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔ البتہ درد نقرس کی تکلیف تا حال باقی ہے۔

حضور بدھ کے روز (سندھ سے) واپس تشریف لا رہے ہیں۔

احباب جماعت اپنے محبوب آقا کی صحت و سلامتی و درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں

قادیان ۵ر مارچ۔ آج آٹھ بجے شب کی گاڑی محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اہل و عیال پاکستان سے بخیریت واپس تشریف لے آئے۔ الحمد للہ۔

قادیان ۱۱ر مارچ۔ آج رات رمضان المبارک کا چاند دکھائی دینے پر اس مبارک مہینے کا آغاز ہوا۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی برکات سے متمتع ہونے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

قادیان ۱۱ر مارچ آج صبح جناب شیخ عبدالحمید صاحب عاجزؔ ناظر بیت المال چندہ وصولی کیلئے حیدرآباد پاکستان تشریف لے گئے

۲۲ر مارچ ـــــ یوم مسیح موعودؑ

اب سے ستر سال قبل سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے لدھیانہ کے تاریخی مقام پر ۲۳ر مارچ ۱۸۸۹ء کو پہلی بیعت لی تھی۔ اور اس اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے عظیم الشان دور کا آغاز ہوا تھا۔

جماعت ہائے احمدیہ بھارت کے تمام عہدیداروں سے درخواست کی جاتی ہے کہ ۲۲ر مارچ کو یہ دن شایانِ شان طریق پر منایا جائے۔ اور اس تقریب کی رپورٹیں اشاعت کے لئے نظارت ہذا کے توسط سے یا براہ راست ایڈیٹر صاحب بدر کو بھجوائی جائیں۔

(نوٹ) چونکہ ۲۳ر مارچ کو سوموار ہے اور اس روز سرکاری اور پرائیویٹ دفاتر کے ملازمین کی شمولیت متعذر ہوتی ہے اس لئے ۲۳ر کی بجائے ۲۲ر مارچ مقرر کیا گیا ہے۔

(ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

ہفت روزہ بدر قادیان — مورخہ ۱۲ر مارچ ۱۹۵۹ء

ماہ صیام

بیشمار رحمتوں اور برکتوں کو اپنے ساتھ لئے ہماری زندگی میں ماہ صیام ایک بار پھر آیا۔ اللہ تعالیٰ ہر مومن کو اس سے استفادہ کی زیادہ سے زیادہ توفیق بخشے۔

روزہ فرائض اسلام میں سے ایک اہم فریضہ ہے۔ جسے پوری شروط اور التزام سے ادا کرنے سے انسان میں رُوحانی جلا پیدا ہوتی اور اس سے قرب الٰہی کے دروازے وا ہوتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد ... ۔۔۔ ہاری میں اس بات کو نہایت جامع الفاظ میں بیان کر دیا گیا ہے۔ وہ کون مسلمان ہے جو اس بات کی تمنا اور آرزو اپنے دل میں نہیں رکھتا کہ اُسے ہر قسم کی خیر و برکت حاصل ہو۔ پس ان جامع الفاظ میں اسی منبع فضل و کرم کی نشاندہی کر دی گئی ہے۔ اسی لئے فرمایا کہ اگر خیر و برکت حاصل کرنا چاہتے ہو تو پورے التزام سے اس ماہ مبارک کے روزے رکھو!

ماہ رمضان میں رحمت باری کا کس قدر انتشار ہوتا ہے اس بارہ میں حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے یہ الفاظ کافی ضمانت ہیں:۔

اذا جاء رمضان فتحت
ابواب الجنۃ وغلقت
ابواب النار وصفدت
الشیاطین۔

کہ رمضان آنے پر جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ اور شیطان کو بیڑیاں ڈال دی جاتی ہیں۔

ارشاد نبوی میں درحقیقت اُس پاکیزہ ماحول کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ جو ماہ صیام کی آمد سے پیدا ہو جاتا ہے۔ جس سے بدی کے دروازے بند ہو کر نیکی کے بیسیوں دروازے وا ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ شب و روز قرآن پاک کی بکثرت تلاوت۔ قیام اللیل کا اہتمام۔ ذکر الٰہی پر خاص زور وغیرہ سے ہر مومن صادق کے لئے صفائی قلب کے بیسیوں سامان میسر آجاتے ہیں۔ اور پھر ایک ماہ کی لگاتار ریاضت کے نتیجہ میں باقی زندگی کے سنوارنے کی راہ نکل آتی ہے۔

پھر روزہ کی ظاہری شکل کے ساتھ اُس کی حقیقی روح کے قیام کی طرف بھی توجہ دینے کی ویسی ہی ضرورت ہے۔ روزہ کیا ہے؟ وقت سحر سے غروب آفتاب تک کھانے پینے اور دیگر منہیات شرعیہ سے رُکے رہنا اور ہر دم اپنی توجہ ذات باری تعالیٰ کی طرف لگائے رکھنا۔ دنیوی کاروبار میں مشغولیت کے ساتھ ساتھ دل بایار کا نمونہ دکھانا اپنی ساری زندگی میں روزہ کی روح کو قائم رکھنے کی سعی کرنا اور اصلاح نفس اور تقویٰ اللہ کے حصول کی کوشش کرنا ہے۔ اگر یہ چیز حاصل نہیں تو نری بھوک پیاس برداشت کرنے سے کچھ فائدہ نہیں۔ اسی لئے تو حضرت شارع علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ

مَنْ لَمْ یَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ
وَالْعَمَلَ بِہٖ فَلَیْسَ لِلّٰہِ
حَاجَۃٌ فِیْ اَنْ یَّدَعَ
طَعَامَہٗ وَشَرَابَہٗ (بخاری)

جو شخص جھوٹ بولنے اور لیسے عمل کو ترک نہیں کرتا تو خدا تعالیٰ کے نزدیک اُس کے کھانے پینے کو چھوڑنے کی کچھ قیمت نہیں۔

پس اس پاکیزہ ماحول سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے انفرادی اصلاح کی طرف توجہ دینے کی از حد ضرورت ہے۔ اس سلسلہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریک بھی ارشاد نبوی کی گویا تکمیل ہی ہے۔ کہ ہر شخص اپنی ذاتی دینی کمزوریوں کا جائزہ لے کر ان مبارک ایام میں کم از کم ایک کمزوری کے دور کرنے کا عزم صمیم کرے۔ اور پھر پوری قوت ارادی کو عمل میں لاتے ہوئے اس پر قابو پانے کی سعی کرے۔ اس طرح ایک انسان اپنی متعدد کمزوریوں پر غالب آسکتا ہے۔

روزہ اگر انفرادی اصلاح کا پہلو اپنے اندر رکھتا ہے تو اس سے بیسیوں قسم کے جماعتی فوائد بھی حاصل ہوتے ہیں۔ جن کی تفصیل کی گنجائش اس جگہ نہیں۔ بطور مثال غرباء کی خبرگیری اور اُن کی امداد کا کام ہے یوں تو اسلامی معاشرہ میں اس پر بڑا زور دیا گیا ہے۔ اور غریب طبقہ کو اوپر اُٹھانے اور اُن کی نگہداشت کی تلقین کی گئی ہے۔ لیکن اسوہ نبوی میں اس مبارک مہینہ میں صدقہ و خیرات کا پہلو نمایاں نظر آتا ہے۔ چنانچہ روایات میں آتا ہے کہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت اس مبارک مہینہ میں تیز ہوا سے بھی بڑھ جاتی!!

پس اس اسوۂ نبوی کی اقتداء میں مومنین کو اس اہم پہلو کی طرف توجہ دینے کی اشد ضرورت ہے۔ اپنے اردگرد کے قابل امداد افراد کی برقت مدد مرکزی تحریکات میں حصہ لے کر اُنہیں کامیاب بنانا جماعتی مستحقین کا خیال رکھنا وغیرہ سبھی اصحاب خیر کے فرائض میں داخل ہے۔ خدا تعالیٰ اس کی توفیق بخشے۔

سب سے بڑی چیز فضل خداوندی کا میسر آجانا ہے۔ کیونکہ اس کے بغیر کوئی شخص نیکی کی طرف ایک قدم بھی اُٹھا نہیں سکتا۔ چنانچہ خود خدائے بزرگ و برتر نے فرمایا:۔

لولا فضل اللّٰہ علیکم
ورحمتہ مازکی منکم من
احد۔

اگر ہر قدم پر اللہ تعالیٰ کا فضل تمہارے شامل حال نہ ہو تو تم میں سے کوئی شخص بھی نیک بن نہیں سکتا۔

پس ہمارے خیال میں واسئلوا اللّٰہ من فضلہ (ہمیشہ خدا کا فضل طلب کرتے رہو) کے مطابق اگر تمام مومنین ان مبارک ایام میں فضل خداوندی کے طلب کرنے کی طرف زیادہ توجہ دیں تو اپنے وعدہ کے مطابق جو خدا تعالیٰ نے اس مبارک مہینہ کے سلسلہ میں کر رکھا ہے۔ وہ ضرور اپنے فضل کی بارش سب پر برسائے گا!!

اللہ تعالیٰ نے اس مبارک مہینہ میں اپنے بندوں سے قبولیت دعا کا غیر معمولی وعدہ فرما رکھا ہے۔ اس لئے اس زریں موقعہ سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھاتے ہوئے احباب جماعت جہاں اپنے لئے اپنے اعزہ اقرباء کے لئے دعا کریں۔ اسلام و احمدیت کے لئے بھی دعا کریں۔ حقیقت میں ہماری دعاؤں کا سب سے زیادہ حقدار ہمارا پیارا دین ہے۔ خدا کرے کہ ایک خوفناک آتش فشاں پر بیٹھی ہوئی دنیا جلد اسی کی آغوش میں آجائے۔ اور امن و سلامتی کا منہ دیکھے۔ خدا تعالیٰ اپنے فضل اور اس مہینہ کی برکت سے دنیا کے دلوں کو اپنے پسندیدہ دین کے لئے کھول دے اور ہمارے مبلغین کرام کی کوششوں میں برکت ڈالے اُن کی آواز میں وہ تاثیر پیدا کرے۔ جس سے مخلوق خدا کے دل اس طرف کھچے چلے آئیں۔

اسی طرح خدا تعالیٰ اپنے فضل اور رحم سے ہمارے محبوب آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو صحت و سلامتی کے ساتھ کام کرنے والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ تا حضور کی قیادت میں احمدیت کا کاروان اپنی منزل مقصود کی طرف تیزی سے بڑھتا چلا جائے اور خدا اُس یوم موعود کو اپنے فضل سے قریب لائے۔ جبکہ ساری دنیا ہی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے لگے اور آپ کے لائے ہوئے زندگی بخش پیغام سے حیات ابدی کے سامان کرے۔ اللّٰھم آمین۔

قطعات

(از محترم جناب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل ربوہ)

(۱)

بصنع الحرب کی دی احمد مرسل نے صدا	آپ کی قوت قدسی کا اثر دیکھو ذرا
اب سبھی ملکوں میں زوروں پہ ہے یہ تحریک	چھوڑ کے جنگ رہو امن سے باصلح و صفا

(۲)

صبح کا کوئی نشاں ملتا نہیں	چارۂ دردِ نہاں ملتا نہیں
معاف کہہ دوں اکملِ مہجور تئیں	دائمی دارالاماں ملتا نہیں

(۳)

کیا لیالِ عشر ہی کا دور ہے	اور واللیل اذا یسر اور ہے
سوچتا ہوں شب کو تارے توڑتا	آیہ والفجر زیر غور ہے

(۴)

واقعہ ہجرت کا زیر غور ہے	یاد آتی مجھ کو غار ثور ہے
ثانیٔ اثنین ہی بتلا سکیں	کیا مراد خوذ لجعد الکورہے

(۵)

پھر وہی جمعہ ہے مارچ تیرہ ہویں[1]	ہو گئے ہم سے نہاں جب نور دیں
ہم اندھیرے میں تھے آئی روشنی	چاند کی اکمل ہو جیسے چودھویں

(۶)

فضل باری ہر طرف مشہود ہے	ہو رہی باطل کی راہ مسدود ہے
آتی ہے اکناف عالم سے خبر	زندگی خوش تر عاقبت محمود ہے

[1] اس دفعہ پھر ۱۹۱۴ء کی طرح ۱۳ر مارچ جمعہ کو آئی۔

اسلام ——— موجودہ زمانہ کا اہم تقاضا

از جناب خان بہادر عطاء الرحمٰن صاحب ایم۔ اے۔ سابق ڈائرکٹر معلومات عامہ شیلانگ (آسام)

یہ مضمون جناب خان بہادر عطاء الرحمٰن صاحب ایم۔ اے نے گذشتہ اجلاس (آسام) کی مذہبی کانفرنس منعقدہ کے لئے انگریزی میں تحریر فرمایا تھا جس کا اردو ترجمہ ذیل میں ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس مضمون کو اسلام اور سلسلہ کے لئے بابرکت فرمائے اور جناب محترم عطاء الرحمٰن صاحب کو ان کی اس محنت کا جو انہوں نے پیرانہ سالی میں فرمائی ہے۔ بہترین اجر عطا فرمائے آمین
برکات احمد راجیکی بی۔ اے۔ قادیان

اسلام کا ظہور، جیسا کہ عام طور پر خیال کیا جاتا ہے۔ ایک تاریخی حادثہ نہیں بلکہ ہمارے نظریہ کے مطابق خدا تعالیٰ کی ازلی و مسلسل تدبیر کا ایک حصہ ہے اور اس سلسلہ کی وجہ خاص منشاء الٰہی کے ماتحت ظہور میں آیا۔ آخری منزل ہے۔ مذہب اسلام کا ایک ماضی ہے۔ جس سے وہ کسی طرح منقطع نہیں کیا جا سکتا اور اس کا ایک مستقبل ہے جو آخرکار خدائی منصوبہ کی تکمیل کا موجب ہوگا۔ یہ خیال کرنا غلطی ہے کہ "اسلام" پہلے موجود نہ تھا۔ کم از کم اپنے جوہر کے اعتبار سے اس کا وجود ہر جگہ پایا جاتا تھا۔ اگر اسلام سے مراد (اور یقیناً اس سے یہی مراد ہے) خدا تعالیٰ کی وحدانیت پر ایمان، اس کی ربوبیت کے متعلق یقین اور مرضئی مولا کے سامنے تسلیم و رضا کو جھکانا ہے۔ تو اس کی ابتداء یقیناً قدیم ترین پیغمبروں، خواہ ان کے نام اور حالات ہمیں معلوم ہوں یا نہ ہوں۔ کے زمانہ میں ہوئی تھی۔ یہ سب انبیاء تو حید باری تعالیٰ کی حقانیت کے متعلق تعلیم دیتے تھے اور اپنے پیروؤں کو خدائے واحد کی عبادت۔ جس طرح کہ اس کا حق ہے، کرنے کی تلقین کرتے تھے۔

حضرت نوح علیہ السلام نے اعلان فرمایا۔

وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ
الْمُسْلِمِيْنَ (سورہ یونس ع ۲)

یعنی مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں مسلم
یعنی فرمانبرداروں میں سے ہو جاؤں۔

حضرت ابراہیمؑ نے اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کیا:۔

اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ
(سورہ البقرہ ع ۱۶)

یعنی میں تمام جہانوں کے رب کے حضور تسلیم و رضا سے جھکتا ہوں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام جن کی عزت و احترام یہودی اور عیسائی یکساں طور پر کرتے ہیں۔ کا قرآن کریم خاص طور پر ذکر کرتا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا
وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَّلٰكِنْ كَانَ
حَنِيْفًا مُّسْلِمًا ؕ وَمَا كَانَ
مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ (سورۃ آل عمران ع ۷)

یعنی حضرت ابراہیم نہ یہودی تھے نہ نصرانی بلکہ خدا تعالیٰ کے فرمانبردار اور اطاعت گذار بندے (یعنی مسلم) تھے۔

علاوہ ازیں قرآن کریم میں یہ ہدایت بھی پائی جاتی ہے:۔

فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا
(سورہ آل عمران ع ۱۰)

یعنی ابراہیمؑ کے دین کی پیروی کرو جو صرف اللہ تعالیٰ کے سامنے جھکتے تھے۔

قرآن کریم ہمیں بتاتا ہے۔ کہ حضرت یوسفؑ نے یہ دعا کی:۔

تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ
بِالصّٰلِحِيْنَ (سورہ یوسف ع ۱۲)

یعنی میری وفات مسلم ہونے کی حالت میں ہو اور مجھے نیک بندوں کے ساتھ ملا دے۔

اسی طرح کی دعا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ان الفاظ میں فرمائی:۔

رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّ
تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ (سورہ اعراف ع ۱۴)

یعنی اے ہمارے رب ہمیں صبر کی توفیق دے اور مسلمان ہونے کی حالت میں وفات دے۔

امن اور خیر سگالی کا پیغام

ان حالات میں اسلام قدیمی اور ہمعصر مذاہب کے خلاف اعلان جنگ کرنے کے لئے نہیں آیا بلکہ اس نے اس روحانی دھارے کو جو ازمنہ قدیم سے لگاتار بہتا اور ازمنہ اور زمانہ کے ساتھ ساتھ وسیع سے وسیع تر ہوتا جا رہا ہے تسلیم کیا ہے۔ یہاں تک کہ حکمت الٰہی کے ماتحت وہ وقت آگیا جب باضابطہ طور پر یہ اعلان کیا گیا کہ

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ
وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ
وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ
دِيْنًا (سورۃ مائدہ ع ۱)

یعنی آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا ہے اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی ہے اور تمہارے لئے دینِ اسلام کو پسند کیا ہے۔

قرآن کریم نے ان ضروری صداقتوں کو جو اس سے پہلے قائم شدہ مذاہب میں پائی جاتی تھیں ہرگز منسوخ نہیں کیا بلکہ کھلے طور پر اعلان کیا کہ وہ ان کی تصدیق کرتا ہے اور قرآن کریم میں ان قائم رہنے والی صداقتوں کو شامل کیا گیا ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اسلام کے ذریعے سے ان مذاہب کی قدیمی اور خالص تعلیمات محفوظ کر دی گئیں۔ اور وہ زوائد و الحاقات جو صدیوں کے مرور کی وجہ سے ان میں شامل ہو گئے تھے ان کو صاف کیا گیا۔ سابقہ الہامی مذاہب کے متعلق اتنا واضح اور پر زور تصدیق اور جرأت آمیز اعلان کہ

اِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا
نَذِيْرٌ (سورہ فاطر ع ۳)

یعنی کوئی قوم ایسی نہیں جس میں (خدا تعالیٰ کی طرف سے) کوئی ہوشیار کرنے والا نہ آیا ہو۔

اور

وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ (سورہ رعد ع ۱)

یعنی ہر قوم کے لئے (خدا تعالیٰ کی طرف سے) ایک رہنما بھیجا جا چکا ہے)

ایک ایسی تعلیم ہے جو مذاہب عالم میں اسلام کو لاثانی فضیلت بخشتی ہے۔ اس بات کا ذکر کر دینا بھی مناسب ہے کہ بانئ سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام نے یہ قطعی صداقت بیان فرمائی ہے کہ وہ پیشوایانِ مذاہب جو مختلف ملکوں اور علاقوں میں مبعوث ہوئے اور ان کی تعلیمات ایک لمبے عرصے تک رواج پذیر رہیں اور ان کو دنیا کی ایک بڑی آبادی نے قبول کیا۔ یقیناً خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجے گئے تھے کیونکہ اللہ تعالیٰ کبھی جھوٹے مدعیان رسالت کو فروغ اور کامیابی نہیں بخشتا۔ اپنے اس اعلان کے مطابق آپؑ نے مہاتما بدھ، سری کرشن جی، سری رامچندر جی کی تعلیمات کو بنیادی طور پر خدا تعالیٰ کی طرف سے قرار دیا ہے اور اپنی تحریرات میں ان برگزیدہ ہستیوں کے متعلق عزت و احترام کے جذبات ظاہر کئے ہیں۔ گو آپ نے اس بات سے انکار نہیں فرمایا کہ بعد کے زمانہ میں ان تعلیمات کو تحریف و تعریف کے رنگ میں تبدیل کر دیا گیا۔

اصل تعلیمات کا خلاصہ بلاشبہ خدا تعالیٰ کی وحدانیت تھا اور ہر الہامی مذہب کی عمارت اسی بنیاد پر کھڑی کی گئی تھی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نزدیک توحید کا بنیادی اصل جس سے روحانی صداقتیں اور اخلاقی قوانین صادر ہوتے ہیں۔ تمام معروف الہامی مذاہب کو متحد کرنے کا ذریعہ بن سکتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مدینہ ہجرت فرمانے کے بعد جب مدینہ کی نئی نئی قائم شدہ ریاست کو پیچیدہ حالات و مسائل کا سامنا کرنا پڑا جو مختلف قبائلی آبادی کے متضاد مذہبی عقائد اور مخالفانہ سیاسی اغراض کی وجہ سے پیدا ہوئے تھے۔ تو آنحضرتؐ نے جو امن قائم کرنے کے خواہشمند تھے زیتون کی شاخ کو ہلایا اور لوگوں کو اس طرح مخاطب کیا:۔

يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ
سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا
نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ
شَيْـًٔا (سورہ آل عمران ع ۷)

یعنی اے اہل کتاب ایسی بات کو اختیار کرو جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے اور وہ یہ کہ ہم سوائے اللہ کے اور کسی کی عبادت نہ کریں اور کسی کو اپنا رب نہ مانیں۔

اسلام کا متحد کرنے والا اثر

آنحضرت صلعم کی قوی اور پرجوش دعوت جو آپ نے مشترک عقیدہ یعنی ایک سچے خدا کی عبادت کرنے کے متعلق دی بغیر توجہ کھینچے کے نہ رہ سکی اور چند سالوں کے قلیل عرصہ میں یہ ملک عرب کی حدود سے باہر پھیل گئی۔ اور جلد یا بدیر ایشیاء۔ افریقہ اور یورپ کے کئی حصوں کے کثیر التعداد افراد نے اس کو قبول کر لیا۔ اسلام کے اس متحد کرنے والے اثر کے متعلق بہت سی اہم اور صاحب فراست شخصیتوں نے بے دریغ شہادت دی ہے۔ ہم یہاں پر صرف مسٹر سی ایف انڈریوز (C.F. ANDREWS) جیسے بے نفس اور عظیم شخص جن کو ہندوستان میں بہت احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے کے قلم سے نکلا ہوا ایک اقتباس درج کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں:۔

"مذہب اسلام انتہائی طور پر متحد کرنے والا ہے نہ کہ تفرقہ ڈالنے والا۔ اس کی برکات میں سے ایک بہت بڑی برکت جو مشرق اور مغرب کو مساوی طور پر حاصل ہوئی یہ ہے کہ نوع انسان کی تاریخ کے نہایت نازک دور میں اس نے تو صرف رغبت دلاتے منتفر سلمانوں کے بچے غیر [illegible]
ہو کر اسلام جیسے اچھے پسندیدہ مذہب

پر زور دیا ہے۔ یورپ اور ہندوستان کے لئے ان کی ضلالت اور گمراہی کے تاریک ترین ایام میں اسلام بوجہ توحید الٰہی کی عظیم صداقت کے بیش بہا اصلاح کرنے والا اور اختلافات سے روکنے والا ثابت ہوا۔ درحقیقت بغیر اس صداقت پر قطعی زور دینے کے جو اسلام نے اپنے مرکزی مقام سے جو اسے یورپ اور ہندوستان کے درمیان حاصل تھا، دیا، خدا تعالیٰ کی وحدانیت کا عقیدہ انسانی خیالات اور ذہنوں میں قائم ہونا مشکل تھا۔"

انسانی اخوت

خدائے واحد و یگانہ کے عقیدہ سے طبعی طور پر نوع انسان کی وحدت کا تخیل پیدا ہوا۔ حضرت پیغمبر اسلام نے اپنے ماننے والوں کو متواتر یہ تعلیم دی کہ اللہ ایک ہے اور الخلق عیال اللہ یعنی اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق اس کا کنبہ ہے۔ اس تعلیم سے اخوتِ انسانی کا نظریہ پیدا ہوا اور مسلمان کا یہ فرض قرار دیا گیا کہ وہ اپنے خالق ایک حقیقی کی عبادت کرے اور ساتھ ہی اپنے بنی نوع کی خدمت اور ہمدردی کرے۔

حضرت رسول کریم نے اپنے نظریوں اور اعمال میں بہترین قابل عمل راستہ اختیار کرنے والے تھے۔ آپ نے اس بات کا بخوبی احساس فرمایا کہ اگر انسانی اخوت کے نظریہ کو وہم پرستانہ تصورات سے بالا رکھ کر ایک بدیہی حقیقت بنانا مقصود ہے۔ تو اس کی ابتدا اپنے وطن مالوف سے کرنی ضروری ہے۔ آپ کے نزدیک از منۂ قدیم سے عربی قبائل میں جو باہمی ہلاکت خیز تنازعات پائے جاتے تھے۔ ان کو کم سے کم کر دینا ضروری تھا۔ اور اس غرض کو پورا کرنے کے لئے ان مختلف قبائل کو ایک قومیت اور ایک ہی برادری بنانے کے لئے راستہ ہموار کیا جانا ضروری تھا۔ یہ کام انسانی طاقتوں سے بالا تھا اور خدا تعالیٰ کی خاص تائید کے بغیر سرانجام نہ پا سکتا تھا۔ روح القدس کی تائید سے آنحضرت نے اپنی زندگی میں اور آپ کے بعد آپ کے خلفاء راشدین نے اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے مقدور بھر کوشش فرمائی۔

یہ تاریخ کا فیصلہ ہے کہ ملک عرب کے مذہبی، معاشرتی اور سیاسی حالات میں ایک عظیم انقلاب برپا ہوا۔ اس نئی اخوت کا نقشہ قرآن کریم نے ان الفاظ میں کھینچا ہے:۔

واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا واذکروا

بشکریہ... خدام الاحمدیہ

نعمۃ اللہ علیکم اذ کنتم اعداءً فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخواناً (سورہ آل عمران ع ۱۱)۔

یعنی اور تم سب (کے سب) اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور پراگندہ مت ہو اور اللہ کا احسان جو اس نے تم پر کیا ہے یاد کرو کہ جب تم (ایک دوسرے کے) دشمن تھے اس نے تمہارے دلوں میں الفت پیدا کر دی جس کے نتیجہ میں تم اس کے احسان سے بھائی بھائی بن گئے۔

اسلام کی عالمگیر حیثیت

اخوتِ اسلامی کے اس تصور نے اخوتِ انسانی کے وسیع تر نظریہ کی کسی طور سے مخالفت نہیں کی۔ بلکہ ایک نظریے سے دوسرے کو تقویت حاصل ہوئی۔ اسلامی برادری کے ذریعہ سے انسانی برادری کے لئے رستہ ہموار ہوا۔ جس کی تکمیل آنحضرت کے عالمگیر مشن کا مقصد ہے۔ آپ نے اپنے لئے تین خصوصیات بیان کی ہیں جن سے آپ کو خدا تعالیٰ نے ممتاز فرمایا ہے۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ:۔

وکان النبی یُبعث الیٰ قومہ خاصۃ وبعثت الی الناس عامۃ (البخاری)

یعنی جبکہ دوسرے انبیاء مخصوص علاقوں اور قوموں کی طرف مبعوث ہوتے آپکو تمام بنی نوع انسان کیلئے بلا لحاظ قوم یا ملک بھیجا گیا۔ قرآن کریم میں یہ اعلان موجود ہے۔ کہ۔ یایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً (سورہ الاعراف ع ۲۰) یعنی اے لوگو میں تم سب کے لئے رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔"

ان غیر مبہم اور واضح الفاظ میں آنحضرت کی عالمگیر حیثیت کا دعوےٰ پیش کیا گیا اور اس طرح ابتداء سے ہی اسلام اپنے نظریات اور حالات کے اعتبار سے عالمگیر حیثیت اختیار کر گیا اور اس کے قوانین اور تعلیمات تنگ نظرانہ سختی سے مبرا ہونے کی وجہ سے عالمگیر وسعت اختیار کرنے کے قابل ہو گئے۔ اسلام کی یہ خصوصیت مکان اور زمان کی حدبندیوں سے بالا ہے۔

اسلام کی ترقی اور وسعت کے ساتھ ایک جامع اور بین الاقوامی قانون اخلاق منصہ شہود پر آیا جس کی بنیاد عدل اور احسان کے دائمی اصولوں پر رکھی گئی۔ مثال کے طور پر مندرجہ ذیل قرآنی آیتیں مقتبس کی جاتی ہیں:۔

یایھا الذین اٰمنوا کونوا قوامین للہ شھداء بالقسط ولا یجرمنکم شنان قوم علیٰ الا تعدلوا اعدلوا ھو اقرب للتقویٰ۔ الخ (سورہ مائدہ ع ۲)

یعنی اے مومنو! تم انصاف کے ساتھ گواہی دیتے ہوئے اللہ کے لئے استادہ ہو جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ تم انصاف کرو۔ وہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔

اور:۔

ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتاءِ ذی القربیٰ وینھیٰ عن الفحشاء والمنکر والبغی۔ الخ (سورہ النحل ع ۱۳)

یعنی اللہ یقیناً عدل کا اور احسان کا اور غیر رشتہ داروں کو بھی قرابت والے شخص کی طرح جاننے اور اسی طرح مدد دینے کا حکم دیتا ہے۔ اور ہر ایک قسم کی بے حیائی اور ناپسندیدہ باتوں اور بغاوت سے روکتا ہے۔

تمام لوگ اس بات کو تسلیم کریں گے کہ وہ خوبیاں جن پر اسلام سب سے زیادہ زور دیتا ہے۔ یعنی سب انسانوں کے ساتھ عدل اور انصاف اور حسن سلوک اور احسان اور بے غرضانہ ہمدردی۔ یہی وہ خوبیاں ہیں جو سماج کو متحد کر سکتی ہیں۔ اور وہ برائیاں جو سوسائٹی میں انتشار اور حکومت میں اختلال پیدا کرتی ہیں۔ وہ ظلم انفرادی اور اجتماعی نقصان وہ اعمال اور بدنظمی جو بغاوت پر منتج ہوتی ہیں۔ آنحضرت صلعم نے بنی نوع انسان کو اجتماعی فائدہ پہنچانے کے لئے زبانی اور عملی طور پر معاہدات کی پابندی اور بین الاقوامی فرائض کی ادائیگی کی فرضیت کو قائم کیا ہے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ معاہدات کو محض کاغذ کے ردی پرزے قرار دینے اور بین الاقوامی فرائض کو نظر انداز کرنے سے نیز اس کے سیاسی اختیارات کے حصول کی برائیاں شامل ہونے سے گذشتہ پچاس سال میں کم از کم دو عالمی جنگیں ظہور میں آئی ہیں۔ اور ان جنگوں نے بیشمار لاینحل مسائل پیدا کر دیئے ہیں۔ ایٹمی ہتھیاروں کے بنانے میں مقابلہ اور فاصلہ کی تسخیر کے لئے بے خوف تجربات ایک اور عالمی جنگ کی نشان دہی کر رہے ہیں۔ اور یہ جنگ پہلی جنگوں سے بہت زیادہ تباہ کن ثابت ہوگی۔ دنیا کو اس یقینی بربادی سے محفوظ رکھنے کے لئے لوگوں کے دلوں میں تبدیلی کی ضرورت ہے۔ اور مختلف اقوام کو اس بات کا احساس کرانا ضروری ہے کہ ہماری دنیا میں اتنی وسعت موجود ہے کہ اس میں تمام لوگ امن سے بود و باش اور زندگی بسر کر سکیں۔ اس مایوسی کی حالت میں لوگوں نے دنیا کی نجات کے لئے مذہب کی طرف نگاہ اٹھانی شروع کر دی ہے۔ کیونکہ یہ مذہب ہی ہے۔ جو انسانی اعمال کے سرچشمہ پر اثر ڈالتا ہے اور قوتِ محرکہ کی رہنمائی کرتا اور اسے قابو میں رکھتا ہے۔

موجودہ پریشانیوں اور فسادات کے بڑے بڑے اسباب مندرجہ ذیل سمجھے جا سکتے ہیں:۔

۱۔ نسلی امتیازات
۲۔ غلط اقتصادی معیار اختیار کرنا۔
۳۔ قومی تنازعات
۴۔ عالمی غلبہ کے حصول کے لئے جد و جہد۔

اسلام میں نسلی امتیاز کا نظریہ نہیں پایا جاتا

اسلام اپنی ابتدا ہی سے نسلی امتیاز کے خلاف ہے اور اس نے انتہائی کوشش سے ان مصنوعی روکوں کو جو ایک نسل کو دوسری نسل سے اور ایک قوم کو دوسری قوم سے جدا کرتی ہیں اٹھانا چاہا ہے۔ تاریخ عالم میں پہلی دفعہ انسانی افضلیت کا اندازہ کرنے کے لئے قرآن کریم کے ان الفاظ میں ایک نیا معیار قائم کیا گیا ہے:۔

یا ایھا الناس انا خلقنٰکم من ذکر و انثیٰ وجعلنٰکم شعوباً وقبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم۔ ان اللہ علیم خبیر۔ (الحجرات ع ۱۲)

یعنی اے لوگو! ہم نے تم کو مرد و عورت سے پیدا کیا ہے۔ اور تم کو کئی گروہوں اور قبائل میں تقسیم کر دیا ہے۔ تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں سے زیادہ معزز وہی ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔ اللہ یقیناً بہت علم رکھنے والا اور بہت خبر رکھنے والا ہے۔ (باقی)

درخواست دعاء۔ ہماری جماعت کے ایک مخلص نوجوان شاہ شہاب احمد صاحب ایم۔ ایس سی آف مظفر پور ایک نہایت اہم امتحان کی تیاری کر رہے ہیں سلسلہ کے بزرگان اور درویشان قادیان سے نمایاں کامیابی کیلئے درخواست دعاء ہے۔

[illegible]

خلافت ثانیہ

سیدنا محمود ایدہ اللہ تعالیٰ کا عہد خلافت

جماعت احمدیہ کی ترقی ۱۹۱۴ء سے ۱۹۵۸ء تک

از مکرم مولوی عبد القادر صاحب دانش دہلوی قادیان

سیدنا محمود ایدہ اللہ تعالیٰ جن ناموافق حالات میں ۱۹۱۴ء میں مسند خلافت پر متمکن ہوئے۔ اس وقت کے حالات اور واقعات اب بھی بزرگان جماعت کی نگاہ کے سامنے ہیں۔ ان کا ادنیٰ سا تصور آج بھی ہمارے رونگٹے کھڑے کر دیتا اور دل ہلا دیتا ہے۔ عمائدین سلسلہ نے جب یہ محسوس کیا۔ کہ میاں محمود کی موجودگی میں انہیں کون خلیفہ قبول کرے گا۔ تو انہوں نے خلافت کا سرے سے ہی انکار کر دیا اور حضرت خلیفہ اولؓ کی وفات پر مسجد نور میں جب انتخاب خلیفہ یا یوں کہیے کہ قیام خلافت کے لئے جلسہ ہو رہا تھا۔ تو عمائدین سلسلہ "مولوی محمد علی صاحب و دیگر اکابر علی الاعلان اس امر کا اظہار کر رہے تھے۔ کہ ہم جا رہے ہیں۔ اب سلسلہ ختم ہو جائے گا تعلیم الاسلام ہائی سکول کی طرف اشارہ کرتے کہا گیا۔ کہ اس میں عیسائی پڑھیں گے۔ اور عیسائیوں کا جھنڈا اس پر لہرائے گا۔ حضرت خلیفہ اولؓ کی وفات سے پہلے ہی احمدیوں کو محمود ایدہ اللہ تعالیٰ سے برگشتہ کرنے اور ان کو خلیفہ نہ بنانے کا مسموم پراپیگنڈا ان اکابر نے شروع کر دیا تھا۔ اور نہ صرف قادیان کے دوستوں میں بلکہ قادیان سے باہر کی جماعتوں کی طرف بھی انہوں نے اپنے ہم خیال دوڑا دیئے تھے۔

یہ اکابر جو جہاندیدہ، تعلیم یافتہ اور جماعت میں بلند مقام رکھتے تھے۔ اپنی مرضی کے خلاف جماعت کی تنظیم ہوتی دیکھ کر قادیان سے چلے گئے۔ اور جاتی دفعہ جو کچھ ان کے ہاتھ لگا یعنی مسودے۔ روپیہ پیسہ اور اپنے ادعا کے مطابق جماعت کی اکثریت بھی ساتھ لے گئے۔ اور سیدنا محمود جن کا یہ اکابر اپنی مجلسوں میں بچہ بچہ کہہ کر ذکر کیا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اسی بچہ کو خلیفہ مقرر کر کے اس کے جھنڈے تلے مخلصین جماعت کو جمع کر دیا۔

یہ بار سیدنا محمود پر اس وقت پڑا۔ جبکہ آپ تجربہ کے میدان میں مبتدی تھے۔ سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ آپ کا معلم ہوا۔ آپ کے پاس علوم کی ڈگریاں بھی نہیں تھیں۔ کام چلانے کے لئے روپیہ کی ضرورت ہوتی ہے لیکن اموال اکابر اپنے ہمراہ لے جا چکے تھے۔ اور خزانہ خالی پڑا تھا ۱۹۱۴ء میں سیدنا محمود کی اس بے کسی اور بے بسی کے عالم کا تصور کیجئے۔ اور پھر ۱۹۵۸ء تک کی ترقیات پر بھی غور فرمایئے۔ کہ حالات کس قدر بدل گئے ہیں۔ ۱۹۱۴ء میں جس محمود (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) کو یہ تن تنہا چھوڑ کر قادیان سے لاہور چلے جانے پر خوشیاں منا رہے تھے۔ اسی محمود کی قوت قدسیہ اور جاذبیت نے بکمال سرعت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متبعین کی دوبارہ مرکز قادیان سے وابستہ کر دیا۔ جبکہ غیر مبائعین کی اکثریت بڑی تیزی سے اقلیت میں تبدیل ہو گئی۔ اور اب گمنامی سے ہمکنار ہو رہا ہے۔ جیسے ۱۹۱۴ء میں یہ اکابر جس محمود کے نحیف و ناتواں کاندھوں پر بار خلافت ڈالنے کے تصور سے بھی ترساں و لرزاں تھے۔ اور بار بار اس کے متعلق کہتے تھے۔ کہ ابھی تو وہ بچہ ہے۔ یہ بار خلافت اٹھا نہ سکے گا۔ بچہ کہلانے والے اسی محمود کو مشیت الٰہی نے مسند خلافت پر ۱۹۱۴ء میں متمکن فرمایا۔ جو آج احمدیت کا علمبردار اور لاکھوں قدوسیوں کا سالار کارواں ہے۔ جس کی راہنمائی میں دنیا کے کونہ کونہ میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت۔ اسلام کی حقانیت اور قرآن مجید کے معارف کے وعظ دیئے جا رہے ہیں۔ اور حق و صداقت کے متلاشی سینکڑوں۔ ہزاروں بلکہ لاکھوں کی تعداد میں حلقہ بگوش احمدیت ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ شمع محمود کے پروانے ہر سال اضافہ کے ساتھ جلسہ سالانہ ربوہ میں بھی حاضر ہوتے ہیں۔ اور باوجود اس کے کہ

ہوائیں مخالف فضائیں مکدر بگڑ جانے والے بگڑتے جا رہے ہیں ۱۹۱۳ء کے جلسہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد تین ہزار سے کچھ زیادہ تھی۔ اور ۱۹۵۸ء کے جلسہ سالانہ ربوہ میں شریک ہونے والوں کی تعداد ایک لاکھ کے قریب تھی۔

جماعت احمدیہ کا بجٹ

۱۹۱۴ء میں اکابر سلسلہ سیدنا محمود ایدہ اللہ تعالیٰ کو ایسی حالت میں چھوڑ گئے تھے جبکہ خزانہ خالی تھا۔ اور جماعت کے کاموں کی سرانجام دہی میں گوناگوں مشکلات کا سامنا تھا۔ لیکن سیدنا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا کی برکت سے کہ "دے اس کو عمر و دولت کر دور ہر اندھیرا" اللہ تعالیٰ نے سب اندھیرا دور کر دیا۔ اور ۱۹۱۴ء سے ہر آنے والے سال میں اضافہ کے ساتھ بجٹ آمد و خرچ بنتا گیا بجٹ ۱۹۵۸-۵۹ء میں صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی۔

سالانہ آمد چندہ عام۔ حصہ آمد اور چندہ تحریک جدید وغیرہ مدات کے ماتحت ہوتی ہے۔ اس کی مقدار ۳۵ لاکھ روپیہ تک پہنچ چکی ہے۔ مزید برآں مرکز قادیان کا علیحدہ بجٹ آمد و خرچ ہے۔ اور بیرونی ممالک کی جماعتوں کے اپنے ہیڈ کوارٹر ہیں۔ ان کے چندوں کی آمد اس کے علاوہ ہے۔ بیرونی ممالک کے چندوں کا بڑا حصہ خود انہی ممالک میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت پر خرچ ہوتا ہے

جماعت احمدیہ کی تبلیغ و اشاعت

خلافت ثانیہ کے عہد مبارک میں تبلیغ و اشاعت اسلام کا کام بہتر طریق پر تین اداروں کے ماتحت انجام دیا جا رہا ہے۔ اور ہر ایک کے کام کی نوعیت علیحدہ علیحدہ ہے۔ پہلا ادارہ صدر انجمن احمدیہ ہے۔ جو اندرون ملک تبلیغ و اشاعت اور جماعت کی تنظیم اور تعلیم و تربیت کے فرائض انجام دیتا ہے۔ اس ادارہ کی زیر نگرانی سینکڑوں جماعتیں ضلع وار اور صوبہ وار نظام کے ماتحت مندرجہ بالا تبلیغی۔ تربیتی اور تنظیمی امور خوش اسلوبی سے بجا لا رہی ہیں۔ دوسرا ادارہ "مجلس تحریک جدید" ہے۔ جو بیرونی ممالک میں تبلیغ و اشاعت اسلام۔ قرآن مجید کے تراجم مختلف زبانوں میں کرانے اور تعمیر مساجد کا کام سرانجام دیتا ہے۔ حضرت خلیفہ اولؓ کے زمانہ میں مجلس انصار اللہ کے تعاون سے لنڈن میں ایک تبلیغی مشن قائم ہوا تھا۔ خلافت ثانیہ کے عہد میں صدر انجمن احمدیہ نے لنڈن مشن کو مضبوط کرنے کے ساتھ ماریشس۔ امریکہ۔ مغربی افریقہ گولڈ کوسٹ سیرالیون۔ نائیجیریا۔ انڈونیشیا مشرقی افریقہ میں مشن قائم کئے۔ اور ۱۹۳۴ء میں تحریک جدید کے قیام کے بعد ملایا سنگاپور سپین۔ سوئٹزرلینڈ۔ ایران۔ فلسطین ہالینڈ۔ جرمن۔ ٹرینیڈاڈ۔ سیلون۔ بورنیو۔ برما۔ شام۔ لبنان۔ مسقط وغیرہ ممالک میں مشن قائم ہوئے۔ ان بیرونی ممالک میں ہمارے بیسیوں مبلغ نہایت محنت اور سرگرمی سے اشاعت اسلام کا کام سرانجام دے رہے ہیں۔ اور جماعت احمدیہ کی طرف سے مختلف زبانوں میں اسلامی لٹریچر شائع کیا جا رہا ہے۔ یہ لٹریچر ہسپانوی۔ جرمن فرانسیسی۔ ڈچ۔ سواحیلی۔ فارسی۔ انگریزی اڑیہ۔ ملیالم۔ اردو۔ عربی۔ پنجابی ہندی۔ زبانوں میں بکثرت شائع ہو رہا ہے۔

قرآن مجید کے تراجم و اخبارات

سیدنا محمود ایدہ اللہ تعالیٰ جسے اللہ تعالیٰ نے علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا گیا اپنے الہام میں قرار دیا ہے۔ ان کی متعدد تصانیف کے ذریعہ علوم کے دریا بہہ نکلے۔ قرآن مجید کی پر معارف اور جوش بھری تفسیر کبیر و تفسیر صغیر آپ کی زندہ جاوید تصانیف ہیں۔ آپ کے عہد مبارک میں اب تک قرآن مجید کے تراجم انگریزی۔ سواحیلی۔ ڈچ۔ جرمن۔ اردو۔ ہندی گورمکھی۔ ملایائی۔ انڈونیشین۔ لیوگنڈی۔ روسی فرانسیسی۔ پرتگیزی۔ اطالوی۔ ہسپانوی زبانوں میں ہو چکے ہیں۔ اور سیدنا محمود نے تاکید فرمائی ہے۔ کہ دنیا کی ہر زبان میں جماعت احمدیہ قرآن مجید کے تراجم شائع کرے۔ اس وقت دنیا کے مختلف ممالک میں جماعت احمدیہ کے ۲۹ روزانہ یا ہفتہ وار یا ماہوار اخبارات شائع ہو رہے ہیں۔ جن کے ذریعہ دیگر ادیان پر اسلامی تعلیم کی برتری ظاہر کی جا رہی ہے۔

مساجد کی تعمیر

مسجد مسلمانوں کی اجتماعی زندگی۔ سوشل تنظیم اور روحانی ترقی کے لئے ایک نہایت ضروری ادارہ ہے۔ اور غیر مسلم علاقہ جات بالخصوص مغربی ممالک میں مساجد کی تعمیر اسلام کو ان ملکوں کے باشندوں سے روشناس کرانے کے لئے ایک نہایت عمدہ ذریعہ ہے جہاں سیدنا محمود ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیرونی ممالک میں تبلیغ و اشاعت اسلام کے کام کی طرف خاص توجہ فرمائی ہے۔ وہاں مساجد کی تعمیر کی اہمیت سے بھی ہمیشہ جماعت کو آگاہ فرماتے رہے ہیں۔ دراصل عیسائی ممالک میں مسجد کو اسلام کا بنیادی نشان سمجھا جاتا ہے۔ اور اذان کی آواز کو دعوت اسلام تصور کیا جاتا ہے۔ غیر ممالک میں جن جدید تعمیر سے دراصل سیدنا حضرت فضل عمر نے اسلام کی وہ بنیاد رکھی ہے جس پر تبلیغ و اشاعت اسلام کا انحصار ہے۔ اور آپ کے عہد مبارک میں انگلستان۔ ماریشس۔ امریکہ۔ انڈونیشیا۔ ملایا۔ گولڈ کوسٹ۔ نائیجیریا۔ سیرالیون۔ سیلون۔ بورنیو۔ شام۔ فجی۔ مشرقی افریقہ۔ جرمنی۔ ہالینڈ۔ ٹانگانیکا وغیرہ ممالک میں ۲۵۰ سے زائد مسجدیں تعمیر ہو چکی ہیں۔ ان میں سے گولڈ کوسٹ میں ۱۵۱۔ انڈونیشیا میں ۳۴۔ سیرالیون میں ۲۵۔ نائیجیریا میں ۱۹ مشرقی افریقہ میں ۵ مساجد تعمیر ہوئی ہیں۔

غیر ممالک میں مدارس

دنیا کے مختلف حصوں میں عیسائیوں نے اور ہندوستان میں آریوں نے اپنے مذاہب کی اشاعت کے لئے دوسرے ذرائع اختیار کرنے کے علاوہ ہسپتالوں۔ سکولوں کالجوں کا بھی اجرا کیا ہے۔ سکولوں اور کالجوں کے ذریعہ ان میں پڑھنے والے غیر اقوام کے نوعمر طلباء میں اپنے عقائد اور تعلیمات کے سبق دیتے ہیں۔ اور اس طرح طلباء کو ان کی کم سنی میں [illegible] ہی مذاہب سے متنفر کرتے اور اپنے مذہب کی طرف رغبت دلاتے ہیں۔ جس کی وجہ سے مسلمانوں کے بچے عیسائی سکولوں میں پڑھ کر اسلام جیسے پسندیدہ مذہب

سے روگردانی اختیار کر لیتے تھے۔ جماعت احمدیہ نے اس اہم ضرورت کو سمجھا اور اندرون ملک و بیرونی ممالک میں سیدنا محمود ایدہ اللہ تعالیٰ کے عہد خلافت میں متعدد سکول قائم کر کے دنیوی علوم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم بھی ان میں اعلیٰ معیار پر مسلمان بچوں کو دی جاتی ہے۔ اس وقت بیرونی ممالک میں ہمارے مشنوں کے ماتحت تفصیل ذیل درسگاہیں قائم ہیں۔ گولڈ کوسٹ ۱۲ سیرالیون ۸ سنگاپور ۱ مشرقی افریقہ ا نائیجیریا ۱۰ انڈونیشیا ا فلسطین ا۔

مرکز کے تعلیمی ادارے

متحدہ ہندوستان میں مرکز قادیان کی تعلیمی درسگاہیں دینی تعلیم کے لحاظ سے خاص شہرت رکھتی تھیں۔ اور تقسیم ملک کے بعد جماعت احمدیہ کے مرکز ربوہ میں دینیات کے لڑکے اور لڑکیوں کے سکول اور کالج خاص مقام شہرت حاصل کر چکے ہیں۔ ہر دو مرکزوں کے فارغ التحصیل طلباء کو اسلامی علوم اور دوسرے مذاہب کی واقفیت میں ایسا مقام حاصل ہوتا ہے۔ کہ وہ دنیا کے ہر علاقہ میں اور بنی نوع انسان کے ہر طبقہ میں اعلائے کلمۃ اللہ اور اشاعت اسلام کا فریضہ احسن طریق میں سرانجام دے سکتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کے ہر دو مرکزوں قادیان اور ربوہ کی تعلیمی درسگاہوں میں صرف ہندوستان اور پاکستان کی مختلف اطراف سے ہی ہزاروں طلباء نہیں آتے بلکہ بیرونی ممالک کے بھی سینکڑوں طلباء ان درسگاہوں سے فارغ التحصیل ہو کر پیڈ یا آنریری مبلغوں کے طور پر اپنے ملکوں میں جا کر تبلیغ و اشاعت اسلام کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ اس وقت بھی جماعت کے مرکز ربوہ کی تعلیمی درسگاہوں میں دنیا کے دور دراز ممالک سے متعدد طالب علم اسلامی علوم سیکھ رہے ہیں۔ یہ طالب علم امریکہ۔ جرمنی۔ افریقہ کے مختلف علاقوں۔ انڈونیشیا۔ عربی ممالک و بعض دوسرے ملکوں کے باشندے ہیں۔

وقف جدید

تبلیغ و اشاعت اسلام کا کام سرانجام دینے کے لئے تیسرا ادارہ "وقف جدید" ہے۔ تبلیغ کے کام کو اندرون ملک میں تیز تر کرنے کے لئے اس نئے ادارے "وقف جدید" کا جلسہ سالانہ ۱۹۵۷ء کے موقعہ پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اعلان اجراء فرمایا تھا۔ چنانچہ اس ادارے کے ماتحت مختلف قابلیتوں والے مربیوں کے ذریعہ ہر علاقہ اور قصبہ و ہر گاؤں میں تبلیغی مہم کو تیز تر کر دیا گیا ہے۔ جس کے نتائج بفضلہ تعالیٰ پُر امید اور خوشکن نظر آ رہے ہیں۔

جماعت کے مرکزی نظم و نسق کی اصلاح

سیدنا حضرت محمود ایدہ اللہ تعالیٰ نے خلافت پر متمکن ہونے کے بعد تبلیغ۔ اشاعت اسلام۔ تصانیف۔ قرآن مجید کے تراجم۔ تربیت و خدمت خلق کے کاموں کے ساتھ ساتھ مرکزی نظام کی بھی اصلاح فرمائی۔ نظارتیں قائم کیں۔ ان میں تقسیم کار فرمایا۔ ناظر مقرر کئے۔ ان کی ذمہ داریوں کی وضاحت فرمائی۔ نظارتوں اور صدر انجمن کے لئے لائحہ عمل۔ دستور اساسی اور قواعد و ضوابط تجویز فرمائے۔ اسی طرح قضا کا نظام جاری فرمایا۔ جس کی وجہ سے سوائے قابل دست اندازی پولیس معاملات کے جملہ دیوانی حقوق کا رنگ رکھنے والے نیز جماعت کے دیگر انتظامی تنازعات جماعت کے اندر ہی فیصلہ ہو جاتے ہیں۔ قضاء کے نظام کی دو خصوصیتیں تو بالکل نمایاں ہیں۔ اول یہ کہ قضاء میں تمام مقدمات شریعت اسلامی کے مطابق تصفیہ پاتے ہیں۔ دوم۔ فریقین کا مقدمہ کی پیروی میں ایک پیسہ بھی خرچ نہیں ہوتا۔ بلکہ سلسلہ قضاء کے عملہ کے اخراجات خود برداشت کرتا ہے۔ اور اسلامی تعلیم کے مطابق بغیر اُجرت تنازعات و معاملات فیصلہ ہوتے ہیں۔

اندرونی و بیرونی فتنے

سیدنا محمود ایدہ اللہ تعالیٰ کے بدخواہ جنہیں آپ کے وجود سے بلا وجہ بغض و عناد رہا ہے۔ وہ حضور کو زک پہنچانے کے لئے ہر ممکن کوشش کرتے رہے۔ لیکن خواہ کسی شکل میں بھی فتنوں نے سر اُٹھایا اللہ تعالیٰ نے خلیفہ برحق سیدنا محمود کو ہر کام پر کامیاب و کامران فرمایا۔ دشمنان محمود فتنہ مستریاں۔ فتنہ مصری۔ فتنہ منافقین کی شکل میں نمودار ہوئے۔ دشمنان احمدیت فتنۂ احرار۔ تحریک ختم نبوت۔ قاتلانہ سازش کے روپ میں ظاہر ہوئے۔ یہ اندرونی و بیرونی تمام فتنے۔ تمام شورشیں آندھی کی طرح اُٹھیں اور بگولے کی طرح غائب ہو گئیں۔ لیکن سیدنا محمود کے دوران کی خلافت میں جماعت احمدیہ دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کرتی جا رہی ہے۔

سیدنا محمود ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات

جیسا کہ اس مضمون میں وضاحت سے بیان کیا گیا ہے کہ جماعت کا مرکزی نظام مضبوط ہو گیا۔ تبلیغ و اشاعت کے کام کی وسعت اور صدر انجمن احمدیہ۔ مجلس تحریک جدید۔ وقف جدید کے اداروں کے تحت سرانجام دیئے جانے والے اُمور کو جس کی وجہ سے جماعت احمدیہ اکناف عالم میں پھیل گئی ہے۔ اور اسلام کو دوبارہ غلبہ حاصل ہوتا جا رہا ہے۔ یہ اہم امور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے معروفات رکھنے کے لئے کچھ کم نہیں۔ لیکن ان معروفیات کے ساتھ ساتھ حکومت کو مفید مشورے۔ رعایا کو پُر امن شہری بن کر رہنے اور قانون کا احترام کرنے کی تلقین۔ حکومت اور رعایا کے باہمی تعلقات کی استواری کے لئے کوشش۔ پیشوایان مذاہب کا احترام قائم کرنے کے لئے عملی اقدام۔ سیرت النبی صلعم کے جلسوں کا انعقاد۔ جماعت کے اندرونی فتنوں کا قلع قمع۔ بیرونی حملوں سے جماعت کا تحفظ۔ یہ کام نہ در قلم اور خداداد قابلیتوں کے سہارے ہی نہیں۔ بلکہ رات دن دعائیں کرنے والے۔ اور گریہ و زاری سے عرش کو ہلا دینے والے۔ اسلام کا درد مند مسلمانوں کا ہمدرد اور ان کی کھوئی ہوئی شوکت کو واپس لانے اور بام عروج تک پہنچانے کا متمنی اور اس کے لئے کوشاں۔ اللہ تعالیٰ اس مبارک وجود کو صحت و سلامتی کی عمر دراز عطا فرمائے۔ اور ان کی زندگی میں ہی اسلام و احمدیت میں "یدخلون فی دین اللہ افواجا" کا نظارہ ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں۔ اللّٰھم آمین۔

ہم اللہ تعالیٰ کے شکر گذار ہیں۔ کہ اس نے ایسے وقت میں جبکہ خلافت کے مقام اور جماعت کے کام کے لئے ہمیں کسی راہ نما کی ضرورت تھی۔ جو اپنی شخصیت علمیت اور تعلق باللہ کے باعث ہر صفت متصف ہو۔ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے خلافت کے مقام پر سیدنا محمود ایدہ اللہ تعالیٰ جیسا مسیحی نفس۔ علوم ظاہری و باطنی سے پُر۔ صاحب شکوہ اور اولوالعزم انسان فائز فرمایا۔ جس کے پاکیزہ اخلاق۔ علم و فضل۔ حسن تدبیر۔ تنظیم و ضبط اور بہترین قیادت کے باعث جماعت کو ہر طبقہ و خیال کے لوگوں میں مقبولیت حاصل ہوئی۔ جس کی وجہ سے جماعت کا ہر قدم ترقی کی منازل کی طرف بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ اس مبارک وجود سے احمدیت کا حال اور مستقبل وابستہ ہے۔ جماعت احمدیہ جو ۱۹۱۴ء تک ایک کمزور سا پودا نظر آ رہی تھی۔ سیدنا محمود ایدہ اللہ تعالیٰ کے درخشاں دور میں ایک عظیم الشان درخت بن چکی ہے جسے دیکھ کر اپنے شاداں و فرحاں ہیں۔ اور اغیار لرزاں و ترساں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کے الہامات و کشوف سے اس بات کا پتہ چلتا ہے۔ کہ سیدنا محمود ایدہ اللہ تعالیٰ کے عہد مبارک سے اسلام و احمدیت کی عظیم الشان ترقیات کے وعدے وابستہ ہیں۔ حضرت امیر المومنین سیدنا محمود ایدہ اللہ تعالیٰ نے اسلام و احمدیت کی جو خدمات سرانجام دی ہیں۔ ان کی کیفیت قلمبند کرنے کے لئے ایک دفتر چاہیئے اور جو احمدیت کی ترقی کے وعدے آپ کی ذات سے وابستہ ہیں جنہوں نے انشاء اللہ تعالیٰ مستقبل میں نہایت آب و تاب سے پورا ہونا ہے۔ وہ اس امر کے متقاضی ہیں کہ اس علمبردار احمدیت کی صحت و سلامتی۔ درازیٔ عمر اور ایسی زندگی کے لئے جس میں آپ بہتر سے بہتر رنگ میں اسلام و احمدیت کی خدمات بجا لائیں۔ ہم اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کریں۔ اور اس کی رحمت اور فضل و کرم کو جذب کرنے والے بنیں۔ تا اللہ تعالیٰ اس مبارک وجود کا سایہ ہمارے سروں پر قائم و دائم رکھے۔ اور سیدنا محمود ایدہ اللہ تعالیٰ کے عہد مبارک میں ہی وہ زمانہ آ جائے۔ کہ اسلام و احمدیت مشرق و مغرب میں اور شمال جنوب میں پھیل جائے۔ تمام ملکوں کے لوگ اور سلاطین بھی حلقہ بگوش احمدیت ہو جائیں۔ اور دنیا کے چپہ چپہ پر اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اسلام کی برتری کے گیت گائے جانے لگیں۔ اللّٰھم آمین

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم سید و راثت علی صاحب جو اڑیسہ جماعت Grand old man ہیں ان کی صحت اب اچھی نہیں رہتی۔ مکرم خان بہادر صاحب خان صاحب جماعت کیرنگ کی بہبودی کی خاطر مڈل سکول کا پختہ مکان اپنے جیب خاص سے زر کثیر خرچ کر کے بنوا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی یہ قربانی کو قبول فرمائے اور حسنات دارین عطا فرمائے۔

مکرم خان بہادر صاحب کی صحت کے واسطے اور مکرم و محترم سید محمد احمد صاحب و سید ابوالمحسن صاحب جو جماعت اڑیسہ کے دو بڑے بزرگ اور صاحب اولاد ہیں۔ انکی صحت و درازیٔ عمر کے واسطے

۲۔ سب ڈپٹی مکرم سید غلام الدین صاحب انسپکٹر پولیس مکرم منور علی خان صاحب اور مکرم سید شمس الدین صاحب اور سب انسپکٹر مکرم محمد عثمان نور صاحب اور محمد ابراہیم صاحب کے عہدہ کی ترقی کے واسطے اور مکرم سید منظور احمد صاحب جو نہایت مخلص اور ہونہار بچے ہیں ان کے حکمانہ امتحان میں کامیابی کے واسطے دعا کی درخواست بزرگان سلسلہ اور درویشوں کی خدمت میں ہے سابقہ ہی برا کرم احقر کو بھی یاد رکھیں۔

خاکسار فضل الرحمٰن عفی عنہ
قائمقام امیر صوبائی نشل اڑیسہ

۳۔ میری صحت عرصہ سے خراب ہے۔ بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے نیز میرے دو لڑکے بالکل بے روزگار ہیں ان کے روزگار کے لئے بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار راجہ غلام محمد خان احمدی وڈ جماعت احمدیہ پکا عبرج کشمیر

جنوبی ہند کا تبلیغی دورہ

(۳)

(از مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی)

ہبلی کرنول کے جلسہ سے فارغ ہونے کے بعد ہم دونوں خاکسار سمیع اللہ، مکرم مولوی شریف احمد صاحب فاضل ۱۰؍ فروری کو ہبلی کے لئے روانہ ہوئے۔ ریلوے سٹیشن کرنول پر مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب و سیٹھ محمد اسمٰعیل صاحب و مکرم محمود صاحب اور دوسرے احباب جماعت نے ہم لوگوں کو الوداع کہا۔

۱۱؍ فروری کی صبح کو ہم لوگ ہبلی پہنچے۔ اسٹیشن پر سے دار التبلیغ پہنچے۔ یہاں مکرم چوہدری مبارک علی صاحب انچارج مبلغ میسور اور مکرم مولوی سراج الحق صاحب مبلغ شموگہ سے ملاقات ہوئی۔ دوسرے احباب بھی باری باری ملنے کو آتے رہے۔

ہبلی میں دو دن جلسہ کا پروگرام تھا۔ ۱۱؍ فروری کو بعد نماز مغرب جلسہ منعقد ہوا۔ مولوی شریف احمد صاحب امینی نمائندہ وفد نے صدارت فرمائی۔

ہبلی میں ہم دونوں کے علاوہ مکرم محمد کریم اللہ صاحب آزاد نوجوان و مکرم چوہدری مبارک علی صاحب مبلغ انچارج میسور اور مکرم مولوی سراج الحق صاحب بھی اسی وفد میں شامل ہو گئے تھے۔ چنانچہ آج کے جلسہ میں پہلی تقریر مکرم آزاد نوجوان صاحب کی انگریزی زبان میں ہوئی۔ آپ نے خصوصیات احمدیت پر آدھ گھنٹہ تک اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ اس میں خصوصیت کے ساتھ پیشوایان مذاہب کے متعلق احمدیہ نقطۂ نظر سے اسلام کی تعلیم پیش کی۔ اس کے بعد خاکسار نے آدھ گھنٹہ تک "ہندو مسلم اتحاد" پر تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم مولوی شریف صاحب امینی نے پیشوایان مذاہب کے عنوان پر صدارتی تقریر کی۔

۱۲؍ فروری کو ہبلی کا دوسرا جلسہ زیر صدارت مکرم محمد کریم اللہ صاحب منعقد ہوا۔ آج کے جلسہ میں صدارتی تقریر کے علاوہ مکرم چوہدری مبارک علی صاحب نے "تبلیغ اسلام دنیا کے کناروں تک" کے عنوان پر۔ مکرم مولوی سراج الحق صاحب نے صداقت مسیح موعود علیہ السلام پر اور مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی نے اسلام اور امن عالم کے عنوان پر تقریر کی۔ بفضلہ تعالیٰ یہ تینوں تقریریں بہت کامیاب رہیں۔

ہبلی کے جلسہ کا غیر احمدیوں کی طرف سے بائیکاٹ کیا گیا تھا۔ اس لئے وہ حاضرین میں تو بہت تھوڑے تھے۔ مگر بائیکاٹ کے ذریعہ اکثر انہیں مخاطب کیا گیا۔

گلگیری ۱۳؍ فروری کو مکرم قاضی امیر الدین صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی کلکٹر نے اپنے کھیت پر ہم لوگوں کو مدعو کیا تھا۔ اس لئے ہم لوگ ۱۳؍ کی صبح کے چار بجے ہبلی سے گلگیری کے لئے روانہ ہوئے۔ نگرہ سٹیشن تک تو ہم لوگوں کو ریل لے گئی۔ اس کے بعد بیل گاڑی کا سفر تھا۔ مگر بیل کا سہانا سماں دیکھ کر یہ مناسب سمجھا گیا کہ پیدل یہ مسافت طے کی جائے۔ چنانچہ مبلغوں کا یہ چھوٹا سا قافلہ جنگل راستہ پر چھ میل تک مارچ کرتا ہوا دن کے ۹ بجے گلگیری پہنچا۔ وہاں مکرم قاضی امیر الدین صاحب سراپا انتظار تھے۔ مل کر جانبین کو بڑی مسرت ہوئی۔ مکرم قاضی صاحب موصوف نے پہلے تو ہم لوگوں کو گھوڑے پر بٹھا کر اپنی زمین کے حدود اربعہ سے مطلع کیا۔ اس کے بعد گنے کا رس پلانے لے گئے۔ پھر ناشتہ کرایا۔ ہم میں سے ہر شخص ان کی تواضع، انکساری اور اخلاص سے متاثر تھا۔

ہم لوگ گلگیری جمعہ کو پہنچے تھے۔ ایک درخت کے نیچے نماز جمعہ ادا کی۔ مکرم مولوی شریف احمد صاحب نے خطبہ جمعہ میں جنت کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ اور قاضی صاحب کو تحریک کی کہ وہ اس زمین اور کھیتی کو تبلیغ اسلام کا ایک ذریعہ بنائیں ایک جگہ نماز کے لئے مخصوص کرنے کی بھی تحریک کی۔

باندہ دوسرے دن یعنی ۱۴؍ فروری کو گلگیری سے بیلگام اور باندہ کے لئے روانہ ہوئے۔ دوپہر کے کھانے کا بندوبست مکرم چوہدری مبارک علی صاحب کے خسر مکرم عبد الرزاق صاحب کنڈکٹر نے اپنے گھر پر کیا تھا۔ اس لئے ہم لوگ ان کے گاؤں "کرلپ گٹا" میں بس سے اتر گئے۔ دوپہر کا کھانا کھایا۔ کچھ دیر آرام کیا۔ بعد وہاں سے ریلوے اسٹیشن "النا ور" آئے اور وہاں سے ۳ بجے کی میل سے بیلگام کے لئے روانہ ہوئے شام کے ۸ بجے بیلگام پہنچے۔ وہاں ایک ہوٹل میں قیام کیا۔

مجوزہ پروگرام کے مطابق ہم لوگوں کو نندگڑھ بھی جانا چاہیئے تھا۔ مگر وہاں ان دنوں ہندو اشتراک کی ایجی ٹیشن ہو رہا تھا اور دفعہ ۱۴۴ نافذ تھی اسلئے کوئی جلسہ نہیں ہو سکتا تھا۔ اسلئے ہم النا ور سے بیلگام ہوتے ہوئے باندہ کے لئے روانہ ہو گئے بیرونی وفد مولوی مبارک علی صاحب کے علاوہ ۱۵؍ کی دوپہر کو ساونت واڑی پہنچا۔ وہاں مکرم قاسم داؤد مہربچہ صاحب ہم لوگوں کے استقبال کے لئے کھڑے تھے۔ بس سے اتر کر ہم لوگ سب سے پہلے ایک مشہور قومی کارکن مسٹر "شرود کر" سے ملنے گئے۔ اس کے بعد باندہ کے لئے روانہ ہوئے۔

یوں تو باندہ میں تیس سال سے جماعت قائم ہے مگر کبھی وہاں اپنا جلسہ نہیں ہوا تھا اب کے باندہ بازار میں مشہور کانگرسی کارکن گنیش انند ٹھاکر کے زیر صدارت جماعت احمدیہ کا پہلا جلسہ منعقد کیا گیا بازار کے تمام دکانداروں نے بڑی دلچسپی سے اس میں شرکت کی۔ اور ہر طرح کا تعاون کیا۔ اس جلسہ میں پہلی تقریر مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی کی ہوئی۔ اور دوسری تقریر میری ہوئی۔ ہم دونوں نے ہندو مسلم اتحاد اور پیشوایان مذاہب کے متعلق جماعت احمدیہ کی تعلیم پر تقریر کی۔ آخر میں صدر جلسہ نے صدارتی تقریر کی۔ اور بڑی مسرت کا اظہار کیا۔ باندہ کا یہ پہلا جلسہ تھا اور خدا کے فضل سے اتنا کامیاب رہا کہ حاضرین نے بار بار ایسے جلسے منعقد کئے جانے کی خواہش ظاہر کی۔

ساونت واڑی کا جلسہ ۱۶؍ فروری کو ساونت واڑی میں جو ضلع رتناگیری کی ایک تحصیل ہے۔ جلسہ کا پروگرام تھا۔ اس جلسہ کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس کا اشتہار ساونت واڑی کے پانچ معزز غیر مسلم اشخاص کی طرف سے شائع کیا گیا۔ جن کے نام یہ ہیں۔

۱۔ مسٹر سرودکر ایڈیٹر اخبار
۲۔ مسٹر نارو یکر۔ سابق پریذیڈنٹ میونسپلٹی۔
۳۔ مسٹر پنڈت۔ پریذیڈنٹ میونسپلٹی
۴۔ ڈاکٹر ماسنے۔ چیئرمین میونسپلٹی
۵۔ دتارام واڈکر۔ سکرٹری پی۔ ایس۔ پی

شام کے ۸ بجے مسٹر "سرودکر" کے زیر صدارت جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ سب سے پہلے محترم صدر صاحب نے اس جلسہ کے اغراض ومقاصد پر روشنی ڈالی۔ ان کے بعد پہلی تقریر مکرم محمد کریم اللہ صاحب ایڈیٹر آزاد نوجوان کی انگریزی میں ہوئی۔ بعدہٗ مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی نے تقریر فرمائی۔ آخر میں ہندی زبان میں میری تقریر ہوئی۔ تینوں تقریروں کا عنوان ایک ہی تھا۔ لیکن ہم تینوں نے مختلف انداز سے اس عنوان یعنی "پیشوایان مذاہب کے احترام" پر روشنی ڈالی۔ بفضلہ تعالیٰ جلسہ بہت کامیاب رہا۔ جلسہ کے بعد ساونت واڑی میں ہم لوگوں نے رات ایک ہوٹل میں بسر کی۔

دھارواڑ ساونت واڑی کے بعد دھارواڑ کا پروگرام تھا۔ سویرے سے ہم لوگ دھارواڑ کے لئے روانہ ہوئے۔ شام دھارواڑ پہنچے۔ سٹیشن سے مکرم قاضی امیر الدین صاحب کے مکان پہنچے۔ کچھ دیر قیام کے بعد جلسہ گاہ پہنچے۔ ۷ بجے جلسہ کا آغاز ہوا۔

دھارواڑ کا جلسہ بھی کامیاب ترین جلسوں میں سے ایک تھا۔ یہ جلسہ زیر صدارت جناب مکرم قاضی امیر الدین صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی کلکٹر منعقد ہوا۔ پہلی تقریر مکرم کریم اللہ صاحب آزاد نوجوان نے انگریزی زبان میں کی۔ اس کے بعد خاکسار نے ہندی میں تقریر کی۔ تیسری تقریر مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی کی ہوئی۔ چوتھی تقریر مکرم چوہدری مبارک علی صاحب نے کی۔

ان چاروں تقریروں میں پیشوایان مذاہب اور امن عالم کے عنوانوں پر روشنی ڈالی گئی۔ حاضرین کی تعداد دو ہزار کے لگ بھگ ہوگی۔ آخر تک تمام لوگ نہایت دلچسپی و شوق سے سنتے رہے۔

مکرم قاضی محمد امیر الدین صاحب نے صدارتی تقریر میں اپنے قبول احمدیت کے اسباب پر روشنی ڈالی۔ خصوصاً قبول احمدیت سے پہلے آپ نے غیر احمدی علماء کو جو دعوت افہام و تفہیم دی۔ اور غیر احمدی علماء کی طرف سے اس کا جو جواب آیا۔ اس کا قابل ذکر تذکرہ کیا۔ آپ کی آپ بیتی کا حاضرین پر بہت اثر ہوا۔

شموگہ دھارواڑ کے بعد ہمارا پروگرام شموگہ کا تھا۔ ہم لوگ ۱۸؍ فروری کو دھارواڑ سے شموگہ کے لئے روانہ ہوئے رات کے ۸ بجے شموگہ پہنچے۔ دوسرے روز کو جلسہ کا پروگرام تھا۔ آر۔ ایم موٹر کمپنی کے نزدیک ہر دو بلڈنگ جلسہ کے لئے منتخب کیا گیا تھا۔ چنانچہ وہاں رات کے ۸ بجے زیر صدارت مولوی چوہدری مبارک علی صاحب جلسہ کا آغاز ہوا۔

پہلی تقریر مکرم کریم اللہ صاحب آزاد نوجوان کی انگریزی میں ہوئی۔ دوسری تقریر ہندی زبان میں میری ہوئی۔ اور تیسری مولوی شریف احمد صاحب امینی کی۔ آزاد نوجوان نے احترام پیشوایان مذاہب پر۔ میں نے ہندو مسلم اتحاد پر۔ اور مکرم امینی صاحب نے جماعت احمدیہ کی خصوصیات پر تقریر کی۔

جلسہ شروع ہونے سے پہلے منتظمین جلسہ بہت افسردہ خاطر تھے۔ کیونکہ ان کا خیال تھا کہ کوئی خاص اجتماع نہیں ہوگا۔ مگر خلاف توقع خدا نے جلسہ شموگہ کو حیرت انگیز کامیابی دی سامعین سے پہلے تو جلسہ گاہ بھری۔ پھر سڑک اور اس کے بعد سامنے والے میدان میں کھڑے ہو گئے۔ اخیر تک سامعین ذوق و شوق سے سنتے رہے۔ اور ہم لوگ جوش و خروش سے تقریریں کرتے رہے۔ مکرم چوہدری مبارک علی صاحب نے تقریر صدارت میں خصوصیت سے غیر احمدی اشخاص کو مخاطب کیا۔

وہ افسردگی جو جلسہ شروع ہونے سے پہلے احباب جماعت پر چھائی ہوئی تھی۔ وہ ختم

روزہ ــــ ہمدردیٔ خلق کی عظیم الشان تعلیم

بقیہ از صفحہ اوّل

وارد کرنے کا حکم دیا گیا ہے تو اس حکم میں دنیا بھر تمام تکالیف کے احساس کو کس طرح شامل کیا جا سکتا ہے۔؟

اس سوال کا جواب یہ ہے کہ اگر ہم روزے کی فلاسفی بیان کرتے وقت "بھوک کے احساس" کی بجائے "تکلیف کا احساس" اس کا نتیجہ قرار دیں تو یہ تخصیص دور ہو کر خود بخود توسع پیدا ہو جائیگا اور یہی اسلام چاہتا ہے کہ ہم اپنے اندر دوسروں کی تکالیف کا احساس پیدا کر کے ہمدردی کے جذبات سے معمور ہو جائیں۔ اور اپنے ماحول اور معاشرہ کو خوشگوار بنا دیں۔ کیونکہ جب ہم دیکھیں گے کہ ہمارا ایک ہمسایہ خواہ وہ ہندو ہو یا سکھ ہو یا عیسائی ہو کسی تکلیف میں مبتلا ہے تو ہمارے دل میں ہمدردی کا جذبہ انگڑائیاں لے گا۔ اور ہم اس کی تکلیف میں حصہ دار بننے کی کوشش کریں گے۔ اگر وہ بیمار ہوگا تو اس کے علاج میں کوشاں ہوں گے۔ اگر وہ نادار ہوگا تو حسب مقدرت رقم سے اس کی مدد کریں گے۔ اور اگر وہ کسی عزیز کی موت کے صدمہ سے دوچار ہوگا تو اس سے تعزیت کر کے اس کا دکھ بانٹ لینے کی کوشش کریں گے۔

یہاں ایک سوال ہمارے سامنے آتا ہے کہ کہ آخر روزہ سے یہ احساس کس طرح پیدا ہو سکتا ہے جب کہ روزہ کے ظاہری نتیجہ میں ہم صرف بھوک ہی کی تکلیف کا احساس کر سکتے ہیں۔؟ اس کے متعلق جیسا کہ میں اوپر عرض کر چکا ہوں نہیں "بھوک" کی تخصیص کو "تکلیف" کی تعمیم کی طرف لانا ہوگا۔ اور اگر ہم ژرف نگاہی سے کام لیں تو روزہ کی یہ فلاسفی بدیہی طور پر ہمارے سامنے آجائے گی۔

چونکہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہماری اجتماعی زندگی کے تمام اجزاء عناصر کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہے اور یہ تو قطعاً ممکن ہی نہ تھا کہ ہم دنیا بھر کی ممکن الورود تکالیف کا احساس اپنے اندر پیدا کرنے کیلئے ان تکالیف کو اپنے اوپر وارد کر لیں۔ اس لئے اس نے ہمیں لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا صرف ایسی تکلیف کو اپنے اوپر وارد کرنے کی تعلیم دی جس کا طوعی طور پر اپنے اوپر وارد کرنا ہمارے لئے سب سے زیادہ آسان تھا۔ اور ہر مسلمان اس پر آسانی کے ساتھ عمل کر سکتا تھا۔ اور چونکہ انسان مختلف مگر متحد الکنہ کیفیات میں سے ایک کیفیت کو معلوم کر لینے کے بعد آسانی کے ساتھ دوسری کیفیات کو معلوم کر سکتا ہے اس لئے روزہ کے ذریعہ جب بھوک کی تکلیف کی طرف رہنمائی ہوگئی تو دوسری تکالیف کی حقیقت معلوم کرنا اس کے لئے چنداں مشکل نہ رہا۔

اب یہ تو ایک قطعی ناممکن العمل بات تھی کہ ایک کوڑھی کی تکلیف کا احساس دلانے کے لئے دوسرے انسان کو کوڑھی بنا دیا جاتا۔ یا کوئی شخص خود کوشش کر کے کوڑھی بن سکتا۔ اسی طرح یہ بھی ناممکن تھا کہ ایک ایسے غمزدہ کی روح فرسا تکلیف کا احساس اپنے اندر پیدا کرنے کے لئے جس کا جواں سال اکلوتا بیٹا اچانک وفات پا گیا ہو کوئی شخص اپنے جواں سال بیٹے کو موت کے گھاٹ اتار سکتا۔ اسی پر دوسری تمام تکالیف۔ شدائد اور حادثات کو قیاس کیا جا سکتا ہے۔ جن میں بیماریاں، فصلوں کی تباہی مکانات کا انہدام اور عزیزوں کی وفات وغیرہ سب کچھ شامل ہے۔

غرض دنیا میں دوسری تمام تکالیف ایسی تھیں جنہیں نہ تو کوئی شخص طوعی طور پر اپنے اوپر وارد کر سکتا تھا اور نہ ہی رحیم و کریم خدا تعالیٰ کی یہ شان ہے کہ کسی ایک شخص کی تکلیف کا محض احساس دوسرے کو دلانے کے لئے اس کے جواں بیٹے کی روح قبض کر لے۔ آپ غور کر کے دیکھ لیں آپ کو صرف بھوک ہی ایک ایسی تکلیف نظر آئے گی جسے انسان خوشی سے اپنے اوپر وارد کر سکتا ہے اسی لئے روزے کا حکم دیا گیا۔

پس اگر ہم روزے کی صرف یہی فلاسفی بیان کرتے ہیں کہ اس سے بھوکوں کی تکلیف کا احساس ہوتا ہے تو ہم اسلام کی اس عظیم الشان اور حسین ترین تعلیم کے چہرے پر سے نقاب نہیں الٹتے بلکہ اس کا صرف ایک ذرا سا کونہ ہٹا کر دوسروں کو دکھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ حالانکہ اسلام جس کی تمام تر تعلیمات ہمارے تمام تر اور وسیع معاشرے پر حاوی ہیں، روزہ بھی اسی کا ایک اہم رکن ہے۔ اور جس طرح نماز۔ حج اور زکوٰۃ ہماری اجتماعیت اور مذہبیت کیلئے مفید بلکہ اس پر حاوی ہیں اسی طرح روزہ بھی ہمارے تمام تر معاشرے کو محیط ہے۔ اور اس سے ہمیں صرف یہی سبق حاصل نہیں کرنا چاہیئے کہ ہم بھوکوں کی بھوک کا احساس کریں۔ بلکہ میں تو کہونگا کہ اگر ہم روزہ کو صرف انہی معنوں میں محدود کر کے رکھ دیں تو روزے کی غرض ہی فوت ہو جائیگی۔ اس لئے کہ مسلمانوں میں سے نوے فیصد مسلمان ایسے ہوں گے جو روزے کے ذریعے بھوک کا احساس کر کے بھی کسی بھوکے کی بھوک مٹانے کے قابل نہیں ہیں۔

پس روزہ ہمیں یہ سبق دیتا ہے کہ ہم جب بھی کسی شخص کو خواہ وہ کسی قوم اور مذہب سے تعلق رکھتا ہو، تکلیف میں دیکھیں تو اس کی تکلیف کو اپنے اوپر وارد کر کے یہ احساس اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کریں کہ اگر یہ تکلیف مجھ پر وارد ہوتی تو میری کیا حالت ہوتی۔ اور میں دوسروں سے ہمدردی کی کیا توقعات رکھتا۔ جب ہم یہ تصور پیدا کر لیں گے تو ایک بیمار کی تیمارداری کر سکیں گے۔ ایک بھوکے کو کھانا کھلا سکیں گے ایک یتیم کی دلداری کر سکیں گے اور ہم اپنے حالات کو پیشِ نظر رکھ کر، بلکہ شدتِ احساس کی صورت میں اپنی وسعت سے بھی تجاوز کر کے بعض اوقات اپنی حساسیت کو عملی جامہ پہنانے کی قوت پا سکیں گے۔

بہرحال میرا ذوق یہی ہے کہ روزہ اسلام کی دوسری عبادات کی طرح ایک اجتماعی عبادت ہے۔ نہ کہ انفرادی ♦

وصیّت کی اہمیّت

ارشاد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

مرسلہ سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان

"پس تم جلد سے جلد وصیتیں کرو۔ تاکہ جلد سے جلد نظامِ نَو کی تعمیر ہو اور وہ مبارک دن آجائے جبکہ چاروں طرف اسلام اور اسلام کا جھنڈا لہرانے لگے۔ اس کے ساتھ ہی میں ان دوستوں کو مبارکباد دیتا ہوں جنہیں وصیت کرنے کی توفیق حاصل ہوئی۔ اور میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو بھی جو ابھی تک اس نظام میں شامل نہیں ہوئے توفیق دے کہ وہ بھی اس میں حصہ لیکر دینی اور دنیوی برکات سے مالامال ہو سکیں اور دنیا اس نظام سے ایسے رنگ میں فائدہ اٹھائے کہ اسے یہ تسلیم کرنا پڑے کہ قادیان کی وہ بستی جسے کوردہ کہا جاتا تھا جسے جہالت کی بستی کہا جاتا تھا۔ اس میں وہ نُور نکلا جس نے دُنیا کی ساری تاریکیوں کو دور کر دیا! اور جس نے ہر امیر و غریب اور چھوٹے بڑے کو محبت اور پیار اور اتحاد باہمی سے رہنے کی توفیق عطا فرمائی۔"

(نظامِ نَو صفحہ ۱۱۲)

ہو چکی تھی۔ اور تمام احباب کے چہروں پر افسردگی کی بجائے تازگی۔ مسرت اور چمک آگئی تھی۔ جلسہ شموگہ کی کامیابی ایسی حیرت انگیز تھی کہ آج بنگلور میں بھی اس کی شہرت سنی جا رہی ہے۔ دراصل یہ نصرت الٰہی معلوم ہوتا ہے کہ اب ہر جگہ لوگ پیغام احمدیت سننے کے لئے مشتاق نظر آتے ہیں۔

ساگر شموگہ کے بعد ساگر کا پروگرام تھا۔ ۲۰ رکو ہم لوگ ساگر پہنچے۔ مکرم ... صاحب والس پریذیڈنٹ میونسپلٹی ساگر نے بس سٹینڈ پر ہم لوگوں کا استقبال کیا۔ قیام کا انتظام ریٹائرنگ روم میں تھا شام کو ٹاؤن ہال میں جلسہ شروع ہوا۔ مگر بدقسمتی اتفاق سے لاؤڈ سپیکر کا بندوبست نہ ہو سکا۔ نہ جلسہ کا پروپیگنڈہ ہوا۔ اس لئے حاضرین کی تعداد بہت کم تھی۔ مگر اس جگہ مقررین پر رقت طاری ہوئی۔ اور تینوں تقریریں برجستہ اور موثر ہوئیں۔ تینوں کا عنوان صداقت احمدیت ہی تھا۔ جو غیر احمدی اشخاص شریک ہوئے تھے۔ انہیں اچھی طرح احمدیت کی صداقت سمجھائی گئی۔ یہاں مکرم آزاد نوجوان نے انگریزی میں اور میں نے اور مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی نے اردو میں تقریر کی۔ اور آپ نے ہی اس جلسہ کی صدارت فرمائی۔

سرب دوسرے دن یعنی ۲۱ رکو سرب کا پروگرام تھا۔ ہم لوگ ۱۲ بجے سرب پہنچے۔ مکرم عثمان صاحب کے ہاں قیام کیا۔

اسی شام کو ٹاؤن ہال میں جلسہ ہونے والا تھا۔ رات کے ۸ بجے جلسہ شروع ہوا۔ اس جلسہ کی صدارت ایم۔ اے سیٹھ گوڑا بستی کے ایک مشہور تاجر نے کی۔ جلسہ میں بستی کے اکثر عمائد اکابر شریک ہوئے تھے۔ ٹاؤن ہال بھر گیا تھا۔ سامعین باہر تک پھیلے ہوئے تھے پہلی تقریر مکرم آزاد نوجوان صاحب کی انگریزی میں ہوئی۔ دوسری تقریر میں نے ہندی میں کی۔ تیسری تقریر محترم مولوی شریف احمد صاحب امینی قائد وفد نے اردو میں کی آزاد نوجوان کی تقریر اسلام اور امن عالم کے عنوان پر تھی۔ میری تقریر اسلام اور ہندو دھرم پر تھی۔ میں نے تقریر میں ہندوؤں کے فلسفہ ویدانت پر روشنی ڈالی۔ اور ثابت کیا کہ اس فلسفہ کے مطابق عرب میں بھی اوتار کا آنا ضروری تھا۔ چنانچہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم عرب میں جگت گرو بن کے نمودار ہوئے۔

مکرم مولوی امینی صاحب نے اسلام کی تعلیم پیشوایان مذاہب کے متعلق بیان کی۔ تینوں تقریریں دلنشین اور موثر ثابت ہوئیں۔ منتظمین جلسہ اس کامیابی پر بہت خوش تھے سرب کا جلسہ ختم ہونے سے پہلے صدر جلسہ نے ایک لکھی ہوئی تقریر پڑھ کر سنائی جس میں منجملہ اور باتوں کے یہ تسلیم کیا گیا کہ اسلام دنیا کا سب سے بڑا مذہب ہے۔

دوسرے دن یعنی ۲۲ رفروری کو ہمارا قافلہ سرب سے بنگلور کے لئے روانہ ہوا اور ۲۳ رکو صبح ۷ بجے بنگلور پہونچے۔

اس رپورٹ میں مکرم مولوی سراج الحق صاحب کا نام جا بجا رہ گیا ہے وہ بھی ہر جگہ ہمارے ساتھ رہے۔ اکثر جگہ مثلاً دھاروار شیموگہ میں دن بھر لاؤڈ سپیکر پر جلسہ کا اعلان کرتے رہے (حاشیہ) جلسوں کے انتظامات اور ضروری کاروائیوں میں حصہ لیتے رہے اکثر جلسوں میں تلاوتِ قرآن پاک بھی انہوں نے کی شیموگہ میں تبلیغی جلسہ کے علاوہ ایک تربیتی جلسہ بھی ہوا جس میں میں نے اور مولوی امینی صاحب نے تربیتی تقریریں کیں۔

خاکسار سمیع اللہ رکن تبلیغی وفد جنوبی ہند

یوم مصلح موعود کی مبارک تقریب پر

مختلف مقامات پر احمدی جماعتوں کے جلسے

(۲)

شاہجہانپور شہر

مورخہ ۲۰ فروری بروز جمعۃ المبارک جماعت احمدیہ شاہجہانپور نے یوم مصلح موعود منایا۔ اس سلسلے میں ایک جلسہ کا مردوں میں اور ایک جلسہ کا عورتوں میں انتظام کیا گیا۔ علاوہ ازیں جماعت احمدیہ اودے پور کٹیا نے بھی یوم مصلح موعود کے سلسلے میں مسجد احمدیہ میں جلسہ کا انتظام کیا۔ جماعت احمدیہ شاہجہانپور کے مردانہ جلسہ کی کارروائی کی مختصر روئداد حسب ذیل ہے:۔

تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد ڈاکٹر قریشی محمد عابد صاحب ایم۔بی۔بی۔ایس نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشتہار ۲۰ فروری سے پیشگوئی مصلح موعود کے بارہ میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کے رؤیا کے اصل الفاظ سنائے۔ اور بتایا کہ سیدنا حضرت امیر المومنین نے خدا ئے قہار کی قسم کھا کر اپنے آپ کو مصلح موعود قرار دیا ہے۔ مصلح موعود کی مقررہ علامات آپ کے وجود میں پوری ہوتی ہیں۔

اس کے بعد عزیز انعام ساجد سلمہ اللہ تعالیٰ نے "شان مصلح الموعود" پر نظم سنائی۔ خاکسار رخور رشید احمد) کا مضمون پیشگوئی مصلح موعود کا پس منظر اور جماعتی ترقی تھا۔ خاکسار نے حضرت زرتشت علیہ السلام آنحضرت صلعم، اولیاء امت کی بعض پیشگوئیوں کا ذکر کیا۔ جو مسیح ثانی اور خاص طور پر ان کے ایک اولوالعزم بیٹے کے حق میں ہیں۔ قادیان کے آریہ صاحبان کے نشان مانگنے کے مطالبہ کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ستمبر ۱۸۸۵ء کے مطالبہ کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو ایک سال کے اندر پیشگوئی مصلح موعود کے رنگ میں ایک معجزہ عطا کیا۔ وقت کے مطابق اس مصلح موعود کے ذریعہ اسلام و احمدیت دنیا کے کناروں تک پھیلا۔ اور غیر ممالک میں مساجد اور جماعتوں کا قیام یقیناً ایک معجزہ ہے۔ جبکہ جماعت کے پاس نہ حکومت ہے نہ ہی کوئی ظاہری طاقت۔

بعد دعا جلسہ برخواست ہوا۔

خاکسار رخور رشید احمد مبلغ

لجنہ اماء اللہ شاہجہانپور

۲۰ فروری ۱۹۵۹ء بروز جمعہ بعد نماز عصر و بعد ختم

تلاوت قرآن کریم سے جلسہ کا آغاز ہوا۔ شان مصلح موعود میں نظم حفیظہ خاتون نے پڑھی بعد ازاں گیارہ ممبرات لجنہ اماء اللہ نے حضور مصلح موعود کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں کا پورا ہونا اور حضور پر نور مصلح موعود کا دعویٰ کرنا مختلف پیرایہ میں علیحدہ علیحدہ بہت تفصیل سے اپنی اپنی تقریروں میں بیان کئے۔ اور حاضرین جلسہ نے جس میں غیر احمدی بہنیں بھی تھیں بہت غور اور توجہ سے سنی خدا تعالیٰ کے فضل سے جلسہ بہت کامیاب رہا اور دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

خاکسارہ اہلیہ محمد فاروق صاحب سیکرٹری لجنہ اماء اللہ شاہجہانپور۔

لجنہ اماء اللہ مدراس

مرکزی اطلاع کے مطابق ۲۰ فروری ۱۹۵۹ء کو لجنہ اماء اللہ مدراس کی طرف سے جلسہ یوم مصلح موعود بعد نماز عصر زیر صدارت محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ اسلامک سنٹر میں منعقد کیا گیا خدا کے فضل سے تمام ممبرات لجنہ شامل ہوئیں

جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع کی گئی۔ اور محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ نے جلسہ کی غرض وغایت اور مصلح موعود کی چند علامات بیان کیں پھر ظہیر النساء بیگم صاحبہ نے مصلح موعود کی شان میں ایک نظم پڑھی۔ اور اصغری بیگم قریشی نے بھی ربوہ کی ترقی مصلح موعود کی بنا پر ہونے کی وجہ بتلائی بعد ازاں عزیزہ بیگم صاحبہ نے مصلح موعود کے بارہ میں ایک نظم پڑھی۔ اور [illegible] قدسیہ) نے مصلح موعود کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئیاں جو کہ آج حرف بحرف پوری ہو رہی ہیں کے متعلق تقریر کی۔ اور محترمہ فریدہ بیگم صاحبہ نے بھی مصلح موعودؓ کے کارناموں پر روشنی ڈالی۔ اور محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ نے شان ربوہ میں ایک [illegible] پڑھی۔

حضرت مصلح موعود کی درازی عمر اور آپ کی صحت کے لئے اور جماعت کی دن دوگنی رات چوگنی ترقی کے لئے دعا ہوئی۔ دعا کے بعد جلسہ برخواست ہوا۔

خاکسارہ

مہر قدسیہ جنرل سیکرٹری

لجنہ اماء اللہ بنگلور

مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۵۹ء لجنہ اماء اللہ بنگلور کا جلسہ یوم مصلح موعود چار بجے دارالتبلیغ میں منعقدہ ہوا۔ جلسہ کی صدارت محترمہ صدر صاحبہ لجنہ بنگلور نے کی لجنہ کی تمام ممبرات حاضر تھیں۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرمہ میمونہ بیگم صاحبہ اور مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ مکرمہ طاہرہ بیگم صاحبہ مکرمہ عائشہ بیگم صاحبہ نے پیشگوئی مصلح موعود پر مضامین پڑھ کر سنائے۔ اور ایک نظم عزیزہ داخوانہ نے خوش الحانی سے پڑھی۔ اس کے بعد مکرمہ سلیمہ خاتون صاحبہ اور مکرمہ عائشہ سلطانہ بیگم صاحبہ نے پیشگوئی مصلح موعود کے دیگر مختلف پہلوؤں پر مضمون پڑھا۔ مکرمہ سلیمہ بیگم صاحبہ سیکرٹری مالی اور خاکسارہ نے پیشگوئی مصلح موعود کی صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عظمت اور اسلام و احمدیت کی برتری پر مضمون پڑھے اور صدر صاحبہ لجنہ بنگلور نے حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و درازی عمر کے لئے اور سلسلہ عالیہ کی ترقی کے لئے دعا کرائی۔ بعد میں لجنہ کی طرف سے چائے اور شیرینی سے حاضرین کی تواضع کی گئی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق عطا فرمادے۔ آمین۔

خاکسارہ اختر بیگم سیکرٹری لجنہ بنگلور سٹی۔

رانچی

رانچی ۲۰ فروری بعد نماز مغرب خان بہادر سید محی الدین احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ رانچی کے بنگلہ پر جلسہ مصلح موعود منعقد ہوا۔

اس موقعہ پر سید صاحب موصوف کی طرف سے چالیس سے زائد مستورات و مردوں کو کھانا کھلایا گیا۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ بعد از طعام جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت مکرم مولوی سید صمصام الدین صاحب مبلغ سلسلہ نے کی۔ اور خاکسار نے جلسہ کی غرض وغایت بیان کی۔ بعدہ عزیز سید تبریز احمد صاحب قائد خدام الاحمدیہ نے تذکرہ سے پیشگوئی پڑھ کر سنائی اور خاکسار نے پیشگوئی کا پس منظر اس کی اہمیت اور موجودہ دور میں اس نشان آسمانی کا من کل الوجوہ ظہور کی وضاحت کی آخر میں مکرم مولوی صمصام الدین صاحب مبلغ سلسلہ نے حضرت اقدس کے بعض قبولیت دعا کے واقعات بیان کئے جن میں سے ایک ایسے لاعلاج مریض کی شفا یابی کا واقعہ تھا جو آپ کے اپنے بھائی سے تعلق رکھتا تھا۔ آپ نے بتایا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس کی دعا کے نتیجہ میں مایوس کن حالات میں از سر نو زندگی عطا فرمائی۔ بعد دعا اجلاس بخیر و خوبی برخواست ہوا۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سید صاحب موصوف کو اور آپ کی اولاد کو ظاہری اور باطنی زیادہ سے زیادہ ترقیات عطا فرمادے۔ اور جماعت کا حافظ و ناصر ہو۔ نیز حضرت اقدس کو کام کرنے والی اچھی صحت کی لمبی زندگی عطا فرمادے۔ آمین۔

خاکسار

عبد الحق فضل مبلغ سلسلہ مقیم رانچی

جماعت احمدیہ یادگیر

مرکز کے اعلان کے مطابق جماعت احمدیہ یادگیر کی طرف سے ۲۰ فروری ۱۹۵۹ء بروز جمعہ بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ میں جلسہ مصلح موعود زیر صدارت مکرم مولانا محمد اسمٰعیل صاحب فاضل وکیل ہائیکورٹ منعقد ہوا۔ حاضرین کی تعداد قریباً ۵۰ تھی۔ اور مستورات کے لئے لاؤڈ سپیکر کا بھی معقول انتظام تھا۔

دوران جلسہ سامعین کرام کی چائے سے تواضع کی گئی۔

قرآن مجید کی تلاوت کے بعد مکرم جناب رحمت اللہ صاحب غوری نے حضرت مسیح موعودؑ کی نظم "بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا جو ہوگا ایک دن محبوب میرا" خوش الحانی سے سنائی۔

بعدہ محترم صدر صاحب نے جلسہ کی غرض وغایت بیان فرمائی سب سے پہلے مکرم جناب عبد الرؤف صاحب معلم مدرسہ احمدیہ نے حضرت مسیح موعودؑ کی سیرت [illegible] مصلح موعود پڑھ کر سنائی اس کے بعد مکرم جناب بشیر احمد گلبرگہ نے بعنوان "مصلح موعود زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا" پر تقریر کی آپ نے بتایا کہ مصلح موعود نے تحریک جدید کا اجراء کر کے دنیا کے مختلف ممالک اور شہروں میں تبلیغی مشن قائم کئے۔ آپ نے اس کارنامہ کی وجہ سے تمام دنیا میں شہرت حاصل کی ہے۔ بعدہ مکرم جناب عبد الرشید صاحب گلبرگہ نے مصلح موعود کے سیاسی کارناموں کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے مصلح موعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے مختلف سیاسی کارناموں کو نہایت احسن پیرائے میں پیش فرمایا۔ چوتھی تقریر مکرم جناب محمد خواجہ صاحب غوری نائب سیکرٹری مال نے مصلح موعود ہی کو چار کرنے والا ہوگا کی آپ نے مختلف مثالیں دیکر بتایا کہ مصلح موعودؓ میں یہ صفت کس طرح نمایاں طور پر پائی جاتی ہے

پانچویں تقریر مکرم مولوی نذیر احمد صاحب

احمدی نے "مصلح موعود ظاہری و باطنی علوم سے پر کیا جائے گا" کے عنوان پر کی۔ چھٹی تقریر جناب محمد عبد اللطیف صاحب نے "مصلح موعود فضل عمر ہوگا" کے موضوع پر مبسوط تقریر فرمائی اور اپنی تقریر میں مصلح موعود کی حضرت عمرؓ سے مختلف مشابہتیں بیان فرمائیں۔ ساتویں تقریر میں مکرم جناب محمد امام صاحب غوری نے حضرت مصلح موعود کی ۱۹۴۴ء والی لاہور کی بصیرت افروز تقریر پڑھ کر سنائی۔

بعد ازاں مکرم جناب بشیر الدین احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ نے حضرت مصلح موعودؓ کے شاندار کارناموں کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ اور مصلح موعودؓ کے چند ایک کارناموں کا تفصیلی ذکر فرمایا۔ مثلاً مصلح موعود کے دور میں دنیا کے کناروں تک تبلیغی مساعی اور مشنز کا قیام اور اقطاع عالم میں تعمیر مساجد کا شاندار کارنامہ تحریک جدید اور وقف جدید اور دیگر جماعتی تنظیم کے قیام وغیرہ کی اہمیت اور شاندار نتائج کی روشنی میں ثابت کیا کہ مصلح موعود کے ان شاندار کارناموں کے ہوتے ہوئے سلیم الفطرت انسان حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت اور آپ کی خلافت حقہ کا انکار نہیں کر سکتا۔

آخر میں محترم چوہدری فیض احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے مصلح موعودؓ کے بارے میں سابقہ کتب سے پیشگوئیوں کو بیان فرمایا۔ بعدہٗ محترم صدر جلسہ نے اپنی مفید نصائح سے حاضرین کو مستفید فرمایا۔ آپ نے احمدیت کی ترقی اور حضور اقدس کی صحت و درازئ عمر وفعال زندگی اور قادیان کی واپسی کے متعلق الٰہی وعدوں کے جلد پورا ہونے کے لئے نہایت رقت آمیز دعا کی اور دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

خاکسار محمد اسمٰعیل غوری سیکرٹری دعوت و تبلیغ جماعت احمدیہ یادگیر

سونگھڑہ

بروز جمعۃ المبارک ۲۰ر فروری ۱۹۵۹ء بعد نماز مغرب جامع مسجد احمدیہ کوسمی میں زیر صدارت مکرم جناب منشی سید محی الدین احمد صاحب یوم مصلح موعود کے سلسلہ میں جلسہ منعقد ہوا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے تقریباً ہر محلہ سے مرد و زن خورد و کلاں کافی تعداد میں شریک جلسہ ہوئے۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم جناب منشی سید ضیاء الدین احمد صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ سونگھڑہ نے اخبار بدر سے مبارک مرحوم اور پیشگوئی مصلح الموعود اور اس کے مصداق کی مضمون "انتظار" پڑھ کر سنایا۔ بعد ازاں بعد مکرم سید ریاض الدین صاحب سیکرٹری تبلیغ خدام الاحمدیہ نے "وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا" پر تقریر کی۔ اور ثابت کیا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ ہی تین کو چار کرنے والے اور پیشگوئی مصلح موعود کے مصداق ہیں۔

بعد ازاں مکرم جناب مولوی سید ابو المحسن صاحب نے ایک مضمون "پیشگوئی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کی تعیین" اخبار بدر سے پڑھ کر سنایا اور ثابت کیا کہ حضرت امیر المومنین ہی المصلح الموعود ہیں۔ آپ کے بعد مکرم جناب سید محمود احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ نے بیان کیا کہ انبیاء یا مامورین اللہ کی بعثت کی غرض یہ ہوتی ہے کہ دنیا میں ایک تبدیلی پیدا کریں۔ اور جو پیشگوئی اللہ تعالیٰ سے وحی اور الہام حاصل کرتے ہیں ان کے کچھ حصے انکی اپنی زندگی میں پورے ہو جاتے ہیں اور کچھ حصے ان کے بعد پورے ہوتے ہیں۔

آخر میں خاکسار نے المصلح الموعود ایدہ الودود کے دعویٰ المصلح الموعود اور اس کا پس منظر اور آپ کے کارناموں میں اولوالعزم ہوگا کی مثالیں پیش کر کے ثابت کیا کہ آپ ہی وہ المصلح الموعود ہیں جس کے متعلق حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے پیشگوئی فرمائی تھی۔ جو آج آپ کی ذات اقدس میں اظہر من الشمس ہے۔ اللہ تعالیٰ سے ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو کامل صحت کے ساتھ لمبی سے لمبی زندگی بخشے۔ اور جن قدر پیشگوئیاں آپ کی ذات سے وابستہ ہیں وہ آپ کی زندگی میں پوری فرمائے۔ آمین۔

آخر پر صاحب صدر نے مختصر سی تقریر فرمائی۔ اور جلسہ بعد دعا ۹½ بجے شب برخاست ہوا۔

خاکسار
سید بدر الدین احمد عفی عنہ سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ سونگھڑہ۔ اڑیسہ۔

درخواست دعا

پاکستان میں خاکسار کے بھائی کے لڑکے کی مکان کی چھت سے گرنے کی وجہ سے ٹانگ ٹوٹ گئی ہے۔ اور ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ سب بزرگان سلسلہ احمدیہ اور درویشان قادیان سے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار محمد سلیمان دہلوی درویش از دہلی۔

ولادت

خدا تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کے ہاں مورخہ ۳/۷ ۵۹ کو پہلا بچہ تولد ہوا ہے۔ جملہ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ عالیہ احمدیہ سے مؤدبانہ گزارش ہے کہ نومولود کی درازئ عمر خادم دین اور خاندان کے لئے قرۃ العین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار سید عبد المعبود محرر دفتر امور عامہ قادیان

ہماری کتاب "جو لوں پہل" (گورمکھی) پر
روزنامہ "دیش درپن" (گورمکھی) کلکتہ کا تبصرہ

نظارت ہذا کی طرف سے جو کتاب "جولوں پہل" (بزبان گورمکھی) شائع کی گئی تھی۔ اور گذشتہ سال اس کا اردو ترجمہ "سکھ مسلم اتحاد کا گلدستہ" کے نام سے شائع کیا گیا تھا اس پر ملک بھر کے موقر جریدوں اور نامور لیڈروں نے شاندار تبصرے کئے ہیں۔ جو بدر کے ذریعہ ہدیۂ ناظرین کئے جاتے رہے ہیں۔ "جولوں پہل" پر کلکتہ کے گورمکھی اخبار "روزنامہ دیش درپن" نے جو تبصرہ اپنی ۶ر فروری ۱۹۵۹ء کی اشاعت میں کیا ہے وہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے:۔

'جولوں پہل'

یہ کتاب ناظر صاحب دعوت و تبلیغ قادیان (پنجاب) کی طرف سے شائع کی گئی ہے۔ جس کی زبان نہایت صاف اور ٹکسالی ہے۔ گورو نانک صاحب سے گورو گوبند سنگھ صاحب تک جتنے بھی مسلمان فقیروں اور عقیدت مندوں کا گوروؤں کے خاندان سے تعلق رہا ہے۔ ان پر خوب روشنی ڈالی گئی ہے۔ گوروبانی کے حوالے نہایت مناسب جگہوں پر دیئے گئے ہیں۔ مصنف نے اس کتاب میں یہ بتانے کی کوشش کی ہے۔ کہ احمدی مسلمانوں کے اصول سکھ دھرم سے ملتے جلتے ہیں۔ جو دنیا میں برادرانہ محبت اور اتحاد پر زور دیتے ہوئے بنی نوع انسان کا بھلا چاہتے ہیں۔ دنیا کے جملہ مذاہب کا نشانہ ایک ہے۔ ہر مذہب کے اصولوں پر عمل پیرا ہونے سے انسان کو تسکین اور خدا تعالیٰ کا وصال حاصل ہو سکتا ہے۔ مصنف نے یہ ثابت کرنے کی بھی کوشش کی ہے کہ مغلیہ بادشاہوں کو گورو صاحبان کے خاندان سے گہری محبت تھی۔ شہنشاہ جہانگیر کی طرف سے گورو ارجن صاحب اور شہنشاہ اورنگ زیب کی طرف سے گورو تیغ بہادر صاحب کو شہید کئے جانے کی براہ راست ذمہ داری اُن پر نہیں آتی۔ گورو صاحبان کے اپنے قریبیوں اور دھوکہ بازوں نے حسد اور دشمنی سے حکام کے پاس غلط شکایتیں کیں۔ جن کی وجہ سے یہ نامناسب واقعات ہوئے یہ سب کچھ تاریخی مثالوں سے ثابت کیا گیا ہے۔ سکھ عوام کو عموماً اور پرچارکوں کو خصوصاً اس کتاب کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ یہ کتاب ابتدا میں لکھے ہوئے پتہ پر بذریعہ ڈاک منگوائی جا سکتی ہے۔

(روزنامہ دیش درپن۔ کلکتہ ۶-۲-۵۹)

ضمیمہ وصیت

حضرت بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی نے مورخہ ۲۲/۱۱/۱۹۰۶ کو اپنی جائیداد کے ⅕ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کی تھی۔ جس کا وصیت نمبر ۱۴۹ ہے۔ اب مورخہ ۲/۳/۵۹ کو اپنا مملوکہ مکان نمبر ۱۰۳ جو وارڈ نمبر ۶ میں واقع ہے۔ صدر انجمن کے نام ہبہ کر دیا ہے اللہ تعالیٰ ان کی قربانی منظور فرمائے۔ آمین۔

حضرت بھائی عبد الرحمٰن صاحب نے جو تحریر دفتر کو لکھ کر دی وہ مندرجہ ذیل ہے:۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

منکہ عبد الرحمٰن قادیانی ولد جہنڈا گو رانڈتہ مل صاحب سابق ساکن کنجرور دتاں حال ساکن قادیان ضلع گورداسپور کا ہوں۔ اپنا مملوکہ مکان جو احمدیہ محلہ میں واقع ہے اور جس کا میونسپلٹی نمبر ۱۰۳ اور وارڈ نمبر ۶ میں واقع ہے۔ بقائمی ہوش و حواس اور برضا و رغبت صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ہبہ کرتا ہوں۔ اور آج ہی سے صدر انجمن احمدیہ قادیان کو قبضہ دے دیا ہے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔

العبد (دستخط) عبد الرحمٰن قادیانی بقلم خود۔

کاتب حروف ہذا۔ (دستخط) ملک صلاح الدین ایم۔ اے ولد ملک نیاز محمد قادیان ۲/۳/۵۹۔ گواہ شد (دستخط) بشیر احمد حافظ آبادی ولد محمد مراد صاحب ۲/۳/۵۹ (دستخط) ملک نذیر احمد بقلم خود ولد مشتاق احمد۔

موہوبہ مکان مذکورہ پر آج سے صدر انجمن احمدیہ قادیان نے قبضہ کر لیا ہے۔

(دستخط) ملک صلاح الدین۔
۲/۳/۵۹ مختار عام صدر انجمن احمدیہ قادیان پنجاب۔

امتحان

نظارت تعلیم و تربیت صدر انجمن احمدیہ قادیان کے زیر اہتمام رسالہ "جماعتی تربیت اور اس کے اصول" کا امتحان مورخہ ۲۶ اپریل ۱۹۵۹ء بروز اتوار ہوگا۔ یہ رسالہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ کا ایک اچھوتا اور بہت مفید مقالہ ہے جسے رسالہ کی صورت میں دفتر انصار اللہ ربوہ نے شائع کیا ہے۔ رسالہ کی قیمت مع محصول ڈاک وغیرہ صرف پچاس نئے پیسے ہے۔ مضمون کی اہمیت کے پیش نظر یہ قیمت کچھ حقیقت نہیں رکھتی جیسا کہ اس سے قبل بھی بذریعہ اعلان اخبار بدر یہ تاکید کی جاچکی ہے کہ زیادہ سے زیادہ احباب کو امتحان میں شریک کریں اور کوشش کریں کہ کوئی فرد جماعت ایسا نہ ہو جس نے یہ رسالہ اچھی طرح پڑھ یا سن نہ لیا ہو۔

اس بارہ میں تاکیداً گذارش ہے کہ براہ مہربانی ۲۵ مارچ تک ان احباب کی فہرست دفتر ہذا کو بھجوائیں جنہوں نے امتحان میں شامل ہونا ہے تا بروقت آپ کو پرچے بھجوائے جاسکیں۔ ضروری ہے کہ آپ اپنی جماعت کے لئے کتب اس سے قبل حاصل کرلیں۔ کتب بھجوانے کے لئے یا تو پیشگی منی آرڈر بھجوا دیں۔ یا وی۔ پی کا آرڈر دیں امید ہے کہ جملہ صدر صاحبان و سیکرٹریان تعلیم و تربیت و مبلغین کرام اس بارہ میں جلد کارروائی فرما کر نتیجہ سے دفتر ہذا کو مطلع کریں گے۔

ناظم تعلیم و تربیت صدر انجمن احمدیہ قادیان

منظوری عہدیداران جماعتہائے احمدیہ ہندوستان

جماعت احمدیہ سکندر آباد

۱۔ سیکرٹری دعوت و تبلیغ۔ مکرم سیٹھ یوسف الہ دین صاحب۔ الہ دین بلڈنگس آکسفورڈ سٹریٹ سکندر آباد دکن
منظوری ۳۰.۴.۵۹ تک

جماعت احمدیہ محبوب نگر

۱۔ سیکرٹری دعوت و تبلیغ۔ سید ادریس صاحب فرزند اکبر مولوی میر محمد اسحٰق صاحب ڈیپل مرحوم۔ ضلع محبوب نگر دکن۔
منظوری ۳۰.۴.۵۹ تک

۲۔ سیکرٹری مال اسد احمد صاحب معرفت سیکرٹری صاحب دعوت و تبلیغ۔ محبوب نگر دکن۔ منظوری ۳۰.۴.۵۹ تک

جماعت احمدیہ میلاپالیم

۱۔ پریذیڈنٹ۔ این۔ ایس سید مسعود صاحب۔ میلاپالیم ضلع ترونل ویلی صوبہ مدراس۔
منظوری ۳۰.۴.۵۹ تک

۲۔ جنرل سیکرٹری۔ کے حسین صاحب۔ میلاپالیم ضلع ترونل ویلی
منظوری ۳۰.۴.۵۹ تک

۳۔ سیکرٹری مال۔ پی ایس محمد اسمٰعیل صاحب۔ میلاپالیم ضلع ترونل ویلی
منظوری ۳۰.۴.۵۹ تک

(ناظر اعلےٰ قادیان)

سیکرٹریانِ تبلیغ توجہ فرمائیں

جملہ صدر صاحبان اور سیکرٹریان تبلیغ جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی خدمت میں درخواست ہے کہ ماہ فروری ختم ہوچکا ہے۔ اس کی رپورٹ کارگذاری ماہوار رپورٹ فارم پر جلد از جلد دفتر ہذا میں بھجوا کر مشکور فرماویں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

درخواستہائے دعا

(۱) مکرم شیخ محمد یعقوب صاحب چنیوٹی درویش ڈھاکہ میں ہیں ان کے فالج میں کسی قسم کا افاقہ نہیں بیماری نازک صورت اختیار کر گئی ہے۔

(۲) مکرم بشیر احمد صاحب پسر اخویم عبدالغنی صاحب بانڈے امرتسر میں بیمار ہیں۔ احباب ہر دو کی صحت عاجلہ کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار ملک صلاح الدین ایم۔ اے قادیان

(۳) خاکسار کی اہلیہ صاحبہ عرصہ تین سال سے بیمار چلی آرہی ہیں شفایابی کے لئے صحابہ کرام اور جملہ احمدی احباب سے درخواست دعا ہے۔ نیز خاکسار کا نسبتی بھائی اسمٰعیل ایم۔ اے کا امتحان دے رہے ہیں نمایاں کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ خاکسار قریشی سعید احمد درویش قادیان

موجودہ مالی سال کی آخری سہ ماہی

اور

احباب جماعت کا فرض

نظارت بیت المال قادیان کی طرف سے جملہ جماعتہائے ہندوستان کی طرف سے گذشتہ نو ماہی میں تدریجی بجٹ سے کم وصولی ہوئی ہے۔ قبل ازیں اطلاع دی جاچکی ہے اب ہمارے مالی سال کا گیارہواں مہینہ شروع ہوچکا ہے۔ لیکن جماعتوں کے چندوں کی رفتار ابھی تک معیار کے مطابق نہیں۔ اور بہت سی جماعتوں کی وصولی کی رفتار تدریجی بجٹ کے لحاظ سے بہت پیچھے ہے۔ لازمی چندہ جات کی وصولی کو معیار کے مطابق لانے کے لئے ضروری ہے کہ جملہ عہدہ داران مال اپنے فرائض کی طرف فوری توجہ دیں اور بجٹ کی سو فی صدی وصولی کے لئے اپنی مساعی کو تیز کردیں۔

امراء و صدر صاحبان اور مبلغین کرام اپنے تعاون سے اُن کی کوششوں کو نتیجہ خیز بنائیں کیونکہ سلسلہ عالیہ کی بین الاقوامی تبلیغی۔ تربیتی۔ تعلیمی اور انتظامی ضروریات کی انجام دہی بیت المال کی آمد پر موقوف ہے اور بیت المال کی آمد کا انحصار احمدی افراد ہی کے چندوں پر ہے۔ جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی اور سلسلہ کی بڑھتی ہوئی ضروریات اس امر کی متقاضی ہیں کہ ہر احمدی مالی قربانیوں میں اعلیٰ معیار پر حصہ لے کر اپنے ایمان و اخلاص کا عملی ثبوت دے۔

اس وقت مالی سال کا آخر ہے اور مرکز ایک غیر معمولی مالی مشکلات کے دور سے گذر رہا ہے۔ مرکز کی مشکلات و تکالیف ہمیں مسلسل اور غیر معمولی قربانیوں کی دعوت دیتی ہیں۔ اور یہی وہ وقت ہے کہ ہمارے اخلاص اور قربانی کا اعلیٰ نمونہ اللہ تعالےٰ کے فضل کو جذب کرکے ہمیں جلد کامیابی اور ترقی کے دروازے تک پہنچا سکتا ہے۔ اور ہماری ذرا سی غفلت و کوتاہی اللہ تعالےٰ کی ناراضگی کا باعث بن کر سلسلہ کی ترقی اور روحانی فتح کے دن کو پیچھے ڈال سکتی ہے۔

احباب جماعت پر مالی قربانیوں کی ضرورت و اہمیت کو واضح کرنے کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ارشادات درج کئے جاتے ہیں:-

"خدا کی رضا کو تم پا ہی نہیں سکتے جب تک تم اپنی رضا کو چھوڑ کر اپنی عزت کو چھوڑ کر اپنا مال چھوڑ کر اپنی جان چھوڑ کر اس کی راہ میں وہ تلخی نہ اٹھاؤ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے۔ لیکن اگر تم تلخی اٹھا لوگے تو ایک پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں آجاؤ گے اور تم اُن راستبازوں کے وارث کئے جاؤ گے جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں۔ اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائیں گے۔"
(رسالہ الوصیت ص۹ سیدنا حضرت مسیح موعودؑ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے:-

"یاد رکھو مجھے روپیہ کی ضرورت نہیں میں اپنے لئے تم سے کچھ نہیں مانگتا میں خدا کے لئے اس کے دین کی اشاعت کے لئے تم سے مانگ رہا ہوں۔ اگر تم چندے میں حصہ نہیں لوگے تو خدا خود اپنے دین کی ترقی کے سامان کرے گا۔ مگر میں اس سے ڈرتا ہوں کہ تم دین کی ترقی میں حصہ نہ لے کر گنہگار نہ بنو۔ پس میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ تم اس موقعہ کو غنیمت سمجھو اور خدمت اسلام کے لئے اپنے مالوں کو قربان کردو۔ جو شخص تکلیف اٹھا کر اس خدمت میں حصہ لے گا۔ میں اسے یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہ دعا کر چکے ہیں کہ اے خدا جو شخص تیرے دین کی خدمت میں حصہ لے تو اس پر اپنے فضلوں کی بارش نازل فرما اور آفات و مصائب سے اسے محفوظ رکھ۔ پس جو اس میں حصہ لے گا اسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس دعا سے بھی حصہ ملے گا اور پھر میری دعا میں بھی حصہ دار ہوگا۔ . . . . جو شخص زیادہ حصہ لے سکتے ہیں انہیں میں کہتا ہوں کہ میری حد بندیوں کو نہ دیکھو خدا تعالےٰ کے پاس غیر محدود ثواب ہے اگر تم زیادہ قربانی کروگے تو زیادہ ثواب کے مستحق ہوگے۔"

مندرجہ بالا ارشادات کی روشنی میں امراء و صدر صاحبان سیکرٹریان مال اور مبلغین کرام کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اپنی مالی ذمہ داریوں کا احساس کرتے ہوئے سابقہ بقایا کی وصولی اور آئندہ کیلئے باقاعدگی اختیار کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل کریں۔ دس ماہ گذر چکے ہیں گذشتہ کمی کو پورا کرنے کے لئے خاص جوش و ولولہ سے کوشش کی ضرورت ہے تاکہ آخر مالی سال تک وصولی بجٹ کے مطابق مکمل ہوسکے۔ اللہ تعالےٰ جملہ احباب جماعت اور عہدہ داران کو اپنی ذمہ داری کو پورے طور پر ادا کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

ناظر بیت المال قادیان

خبریں

ہوشیار پور ۹ مارچ ۔ بھارت کے وزیر دفاع شری کرشنا مینن نے آج یونیورسٹی میں کالج وکیشن ایڈریس دیتے ہوئے عوام سے کہا کہ وہ بالکل خائف نہ ہوں ہم کمزور قوم نہیں ہیں ہم نے حصول آزادی کے بعد کافی ترقی کی ہے ہمارے پاس مضبوط فوج ہے جو بہادری سے دشمنوں کا مقابلہ کر سکتی ہے ۔ کوئی طاقت ہمیں چیلنج نہیں کر سکتی ۔ اور جو چیلنج کرنا چاہے وہ کسی طرف سے آئے مقابلہ کرنے کی طاقت ہم رکھتے ہیں انہوں نے دیش میں امن و انتظام برقرار رکھنے کی ضرورت پر زور دیا اور کہا کہ ماضی میں لوگ نااتفاقی کے لئے انگریزوں کو ذمہ دار ٹھہرایا کرتے تھے لیکن آزادی کے بعد لوگوں کو محسوس کرنا چاہیئے کہ ان پر بھاری اور کئی ذمہ داریاں آپڑی ہیں ۔ قومی اتحاد پر زور دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ لوگ فرقہ پرستی سے بالاتر ہو کر اپنے آپ کو اول اور آخر ہندوستانی سمجھیں اس کے بغیر قومی اتحاد نہیں کیا جا سکتا ۔

دمشق ۹ مارچ ۔ عراق سے ملنے والی خبروں کے مطابق شمالی عراق میں جنرل عبدالکریم قاسم کی حکومت کے خلاف بغاوت ہو گئی ہے اور باغیوں نے شمالی عراق کے شہر موصل پر قبضہ کر لیا ہے ۔ بغداد ریڈیو نے اپنے تازہ براڈکاسٹ میں یہ دعویٰ کیا ہے کہ بغاوت کچل دی گئی ہے ۔ اور سرکاری فوجوں نے صورت حال پر پوری طرح قابو پا لیا ہے ۔ لیکن چند گھنٹے پہلے باغیوں کا ریڈیو سٹیشن برابر کام کر رہا تھا ۔ پہلے آنے والی خبروں میں بتایا گیا تھا کہ باغیوں نے موصل شہر پر جو بغداد سے ۲۲۵ میل دور ہے قبضہ کر لیا ہے اور باغی فوجیں اب بغداد کی طرف بڑھ رہی ہیں ۔ شمالی عراق وہ علاقہ ہے جہاں تیل نکلتا ہے باغیوں نے دعویٰ کیا ہے کہ کرکک کے فوجی دستے بھی ان کی حمایت کر رہے ہیں ۔ باغیوں کی رہنمائی پانچویں بریگیڈ کے کرنل عبدالوہاب کر رہے ہیں ۔ عراق سرکار نے انہیں زندہ یا مردہ پکڑنے کے لئے ۱ ہزار دینار انعام رکھا ہے ۔

بغداد ریڈیو نے ایک براڈکاسٹ میں کہا ہے کہ کرنل عبدالوہاب کو مملکت کے خلاف سازش کرنے اور ایک غیر ملک سے گٹھ جوڑ کرنے کے الزام میں ریٹائر کر دیا گیا ہے ۔

برلن ۹ مارچ ۔ روس کے وزیر اعظم مسٹر کروشچیف کل رات پور بی برلن پہنچے اور انہوں نے ہزاروں جرمن عوام کو جو ان کے خیر مقدم کے لئے جمع ہوئے تھے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ روس کو امید ہے کہ مغربی ممالک برلن کے بارے میں ہماری تجاویز کا دانشمندانہ جواب دیں گے ۔ انہوں نے کہا کہ جنگ ناگزیر نہیں ہے ۔ لیکن اگر جنگ ہوئی تو سرمایہ دارانہ نظام ختم ہو جائے گا ۔ مغربی ممالک اس لئے جرمنی کے متعلق معاہدہ امن پر دستخط نہیں کرتے کیونکہ ایسا کرنے سے نیٹو ختم ہو جائے گی ۔ انہوں نے کہا کہ دوسری جنگ کا خاتمہ ہوئے ہوئے انہوں نے مغربی دلیشوں پر دنیا پر غالب آ جانے کا الزام لگایا ۔ اور کہا کہ سر ونسٹن چرچل نے اعصابی جنگ شروع کی ۔

نئی دہلی ۹ مارچ ۔ مسٹر اے ۔ ایم تھامس وزیر خوراک نے آج لوک سبھا میں ایک سوال کے جواب میں کہا کہ ماہ جنوری میں قریباً تمام صوبوں میں چاولوں کی قیمتیں کم ہو گئی ہیں ۔ تاہم فصل ربیع کے اجناس اور خصوصاً گندم کی قیمتوں میں قدرے اضافہ ہوا ہے ۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ گذشتہ ۱۹۵۸ء میں فصل ربیع کم ہوئی اور کہ اس فصل کا موسم ختم ہونے کے قریب آ رہا تھا ۔ لوک سبھا کے ۱۷ ممبروں نے حکومت سے دریافت کیا تھا کہ کیا بعض صوبوں میں ماہ جنوری میں اور خصوصاً گندم کی قیمتوں کو کم کرنے کے لئے متعدد اقدامات کئے گئے ۔ سستے اناج کی دکانوں کے ذریعہ سرکاری سٹاک سے کثیر المقدار اناج تقسیم کیا گیا ۔ اناج

رمضان المبارک میں

قادیان میں نماز تراویح اور درس القرآن کا انتظام

قادیان ۱۰ مارچ ۔ حسب دستور سابق رمضان المبارک میں مقامی طور پر نظارت تعلیم و تربیت کے زیر اہتمام رات کے وقت نماز تراویح اور بعد نماز ظہر درس القرآن کا بتفصیل ذیل انتظام کیا گیا ہے :۔

نماز تراویح

مسجد اقصیٰ و مسجد ناصر آباد میں بعد نماز عشاء علی الترتیب مکرم حافظ الدین صاحب و مکرم حافظ سخاوت علی صاحب اور مسجد مبارک میں حسب دستور سابق تہجد کے وقت مکرم حافظ سخاوت علی صاحب نماز تراویح پڑھائیں گے ۔

درس القرآن

بعد نماز ظہر مسجد اقصیٰ میں بتفصیل ذیل علماء کرام درس القرآن دیں گے :۔

۱ ۔ سورہ فاتحہ سے سورہ توبہ تک مکرم مولوی عبدالقادر صاحب دانش
۲ ۔ سورہ یونس سے سورۃ حج تک محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب
۳ ۔ سورہ مومنون سے سورہ عنکبوت تک مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب فاضل
۴ ۔ سورہ روم سے آخر تک مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب فاضل بقاپوری

اللہ تعالیٰ سب کو رمضان کی برکات سے متمتع ہونے کی توفیق دے اور سب کو اپنے فضلوں کا وارث بنائے ۔ آمین ۔ (ناظر تعلیم و تربیت قادیان)

کی ملاقات نقل و حرکت پر پابندیاں عائد کی گئیں

طہران ۹ مارچ ۔ غیر مصدقہ اطلاعات کے مطابق روس نے ایران کو امریکہ کے ساتھ باہمی فوجی معاہدہ کرنے کے خلاف ایک مراسلہ بھیجا ہے ۔ ماسکو ریڈیو نے اس معاہدہ کو امن پسند دیشوں کے خلاف کھلی سازش قرار دیا امریکہ نے ترکی اور ایران کے ساتھ بھی اس قسم کے معاہدے کئے ہیں ۔

قاہرہ ۹ مارچ ۔ نیم سرکاری اخبار "الشہاب" نے اطلاع دی ہے کہ روس کے وزیر اعظم مسٹر کروشچیف چین کی سرکردہ شخصیت کے ہمراہ عنقریب قاہرہ کے دورہ پر آئیں گے ۔ ان کے اس دورہ کا انتظام ہو چکا ہے ۔

چنڈی گڑھ ۔ پنجاب اسمبلی میں سوالات کے دوران میں پنڈت موہن لال وزیر خوراک نے بتایا کہ نیشنل ڈویلپمنٹ کونسل اس ماہ کے تیسرے ہفتہ میں حکومت کی طرف سے اناج کی تھوک تجارت کی سکیم پر غور کرے گی ۔ اور پنجاب گورنمنٹ اس کی سفارشات پر عملدرآمد کرے گی ۔ گورنمنٹ نے اس سکیم کے متعلق اپنا نظریہ بھارت سرکار کو بھیج دیا ہے آخری سکیم نیشنل ڈویلپمنٹ کونسل میں غور و خوض کے بعد مکمل ہو گی جس پر پنجاب سرکار عملدرآمد کریگی ۔